مضمون

درباب

اشاعت اسلام چین اور مجمع الجزایر ملیے مین سے جزیرہ جاوا و سماٹرا مین

مصنفہ

جناب ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڈھ

فیلو آف یونیورسٹی الہ آباد

بزبان انگریزی

جسکو محمد عنایت اللہ بی اے طالبعلم مدرستہ العلوم نے ترجمہ کیا

اور

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پنجم مین جو ۲۹ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو بمقام الہ آباد منعقد ہوا

پڑھا گیا

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے عالم پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے اپنے شوق علمی سے انگریزی زبان مین ایک کتاب لکھنی شروع کی ہے جسکا نام "دعوت اسلام" ہوگا یعنی اوس کتاب سے ملکون مین اشاعت اسلام کی تاریخ جو بذریعہ دعاۃ اسلام کے ہوئی جسقدر ممکن ہے معلوم ہوگی۔

واعظین اسلام اور دعاۃ اسلام مین کسیقدر فرق ہے واعظ تو صرف حقایق و معارف و مسائل اسلام کے بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہین مگر دعاۃ اسلام وہ کہلاتے ہین جو لوگون کو عموماً اور غیر ملکون مین جہان اسلام نہین گیا خصوصاً سفر کرکے پند و نصایح سے اور اخلاق محمدی کے استعمال سے اور میل جول کو جسطرح پر ہو غیر مسلمانون مین بڑھا کر اخلاقی و مذہبی تعلیم سے قومون کی قومون کو مسلمانی مذہب پر لانے کی کوشش کرتے ہین پس اس مضمون مین لفظ دعاۃ اسلام کا انھین معنون مین استعمال کیا گیا ہے۔

عالم پروفیسر مسٹر آرنلڈ نے اپنی کتاب کو تین حصون پر تقسیم کرنا چاہا ہے۔

پہلا حصہ تو قرآن مجید کے ان بیانات مین ہے جو دعوت اسلام سے متعلق ہین۔

دوسرا حصّہ دعوت اسلام کے تاریخانہ بیان مین اس تفصیل سے ہے۔

(الف) حضرت محمدؐ مصطفےٰ پیغمبر خدا صلعم کے عہد مین

(ب) خلفاے راشدین کے عہد مین

(ج) اہل عرب کے ذریعہ سے ملک اسپین مین

(د) ترکون کے ذریعہ سے برّاعظم ایشیا اور یورپ مین

(ﮦ) مغلون کے ذریعہ سے

(و) افریقہ مین

(ز) ملک چین مین

(ح) ہندوستان مین

(ط) مجمع الجزایر میلے مین

تیسرا حصّہ۔ اشاعت اسلام کے طریقون اور انتظامات اور اُن اسباب کے بیان مین ہے جنسے دعاۃ اسلام کی کوششون مین کامیابی ہوئی۔

یہ کتاب اگرچہ ابھی پوری نہین ہوئی مگر بہت کچھ لکھی جا چکی ہے جو کہ یہ عجیب طرز کی کتاب ہے اور مسلمانون کو بلاشبہ اوس سے زیادہ دلچسپی ہے اسلیئے جناب مصنف کی خدمت مین نہایت ادب سے عرض کیا گیا کہ اوسکے مسودہ کا جو انگریزی مین ہے کوئی ٹکڑا عنایت فرما دین کہ اوسکا اُردو مین ترجمہ ہوکر محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس مین جو الہ آباد مین ہونیوالا ہے پڑھکر سُنایا جاوے۔

ہم جناب ممدوح کا دلی شکرادا کرتے ہین کہ اونھون نے مہربانی سے ہماری درخواست کو منظور کیا اور اپنے مسودہ کا وہ ٹکڑا جو چین اور مجمع الجزائر میلے سے متعلق ہے عنایت کیا۔

مجمع الجزایر میلے کا ٹکڑا ابھی مکمل نہین ہوا کیونکہ اوسمین منجملہ مجمع الجزایر کے صرف جزیرہ جاوا

اور سماترا کے حالات ہین۔

انگریزی سے اردو مین ترجمہ کر دینے کا کام مدرستہ العلوم علیگڈھ کے طالبعلم محمد عنایت اللہ بی اے نے اپنے ذمہ لیا اور اس عمدگی سے اوسکا ترجمہ کیا ہے جسکو پڑھکر لوگ تعجب کرینگے۔

خود جناب مصنف نے اوس ترجمہ کے لیے محمد عنایت اللہ کا شکر ان لفظون مین ادا کیا ہے

" مین محمد عنایت اللہ کا نہایت شکر گذار ہون جنھون نے نہایت مہربانی سے ان دو باب کے ترجمے کا کام جو نہایت مشکل اور ناگوار کام ہے اپنے ذمہ لیا۔ اور اوسکو اسطرح انجام دیا کہ اُن لوگون نے جو اس کام کے بہترین بصر ہو سکتے ہین نہایت پسند کیا۔

دستخط۔ ٹی ڈبلیو آرنلڈ

بہر حال وہ ترجمہ چھاپا جاتا ہے اور امید ہے کہ اوس سے لوگون کو فائدہ ہوگا اور مسلمانون کو اپنے ہم مذہبون کے عجیب و غریب حالات اور دانشمندانہ کوششین اشاعت اسلام کی معلوم ہونگی

مسلمانان چین

جو کم توجہی مسلمانان چین کی طرف - زمانۂ حال سے چند سال بیشتر تک ظاہر کیگئی وہ حقیقت قابل غور ہے - جب یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ یورپ کسقدر زمانۂ دراز سے چینی مسلمانون کا علم رکھتا ہے اور سیّاحان یورپ سے اونکی اطلاع کسقدر زمانۂ بعید مین ہو چکی ہے - تو یہ بے غوری اور بھی تعجب انگیز ہو جاتی ہے - چنانچہ تیرھوین صدی عیسوی مین مارکو پولو نے خود اون مسلمانون کا ذکر کیا ہے جنسے وہ سفر چین مین ملا - صوبہ کاراجان کے ذکر مین (جو اب یانان کہلاتا ہے) لکھتا ہے "کہ یہان کئی قسم کے لوگ ہین - شرقیین (جس سے بلاشبہہ اوسکی مراد مسلمان ہین) اور بت پرست ہی نہین رہتے بلکہ کچھ نسطوری عیسائی بھی رہتے ہین"† شہر سنجفو (سنیگفو) کی بابت لکھتا ہے کہ "یہانکے باشندون مین بت پرست اور محمدؐ کی پرستش کرنے والے اور چند نسطوری عیسائی ہین"†† -

بجز اون حالات کے جو ابن بطوطہ نے اپنے سفر چین مین (جو چودھوین صدی کے وسط مین درپیش ہوا) وہانکے مسلمانون کی بابت بیان کیے ہین - مسلمانونکو بھی اپنے ہم مذہب بھائیون سے ہرگز زیادہ واقفیت نہین ہے - ابن بطوطہ نے اوس خوشی کا ذکر کیا ہے

---

† The Book of Marco Polo, translated by Col Henry Yule. Vol. II p 39. (London. 1871.

†† Id. Vol. I. p 241.

جو چینی مسلمانون کو ملک اسلام کے ایک نووارد مسلمان کے دیکھنے سے ہوئی†- لکھا ہے کہ
"ہر شہر مین ایک حصّہ مسلمانون کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے - اسمین صرف مسلمان ہی
رہتے ہین - یہان اونکی مساجد ہوتی ہین - باشندگان چین مسلمانونکی بڑی عزت اور
توقیر کرتے ہین" ††-

بہرکیف جب صوبہ یانان مین چینی مسلمانون نے ایک سخت بغاوت سے - جسکی انتہائے
زور کو صرف بیس برس گذرے دنیا پر جبرًا اپنا وجود ثابت کر دیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ دو بڑی قابل
قدر کتابین تالیف کی گئین - انمین سے ایک مین جو پروفیسر ویزیلیف کی تالیف سے
روسی زبان مین ہے - یہانکے حالات کی بڑی ڈراونی تصویر کھینچی گئی ہے - مولف کی راے
مین مسلمانونکی ایسی کثرت سے - جنکے وجود تک کا پہلے کسی کو گمان نہ تھا - یورپ کی تہذیب کو
ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے - اوسکا یقین ہے کہ اسلام ایک دن ضرور چین کا قومی مذہب
ہوجاوے گا - اس موقع پر لکھتا ہے کہ "اگرچین کے مسلمان اُن پردیسیونکی اولاد ہوتے
جو مدت سے وہان آباد ہین - تو البتہ ہمکو اس یقین مین کہ ایک روز کُل چین مسلمان ہوجاویگا
تامل ہوسکتا تھا - لیکن - برخلاف اسکے - جب یہ دیکھتے ہین کہ وہانکے اصلی باشندون مین
اسلام برابر ترقی کر رہا ہے تو ہمکو یہ سوال کرنا پڑتا ہے - کہ یہ ترقی کب بند ہوگی اور کہانتک پہونچکر

† وھاؤلاء التجار یسکناھم فی بلاد الکفار اذا قدم علیھم المسلم فرحوا بہ اشدّ الفرح وقالوا جاء من
ارض اسلام ولہ یعطون زکوٰۃ اموالھم فیعود غنیا کلوا احد منھم ۱۲ (ابن بطوطہ)

†† اھل الصین کفار یعبدون الاصنام و یحرقون موتاھم کما تفعل الھنود وملک الصین تتری من ذرّیۃ
تنگز خان وفی کل مدینۃ من مدن الصین مدینۃ للمسلمین یتفردون بسکناھم ولھم فیھا المساجد
لاقامۃ الجمعات و سواھا وھم معظمون محترمون ۱۲ (ابن بطوطہ)

† *Ibn Batoutah, ib. IV. p. 270.*

†† *id. ib. IV. p. 258.*

رک جاویگی۔ ترکستان اور زنگیبار یا مین اگر مسلمانون سے ایک وسیع اسلامی عملداری قایم کرنے کے بعد بھی فروگذاشت کی گئی۔ تو لازم ہے کہ چین خاص پر جہان اونکے ہم مذہب ہر جگہہ موجود ہین۔ مسلمان ہمیشہ حملہ آور ہوتے رہین گے۔ اگر فرض کیا جاوے کہ آیندہ یہ ملک سلطنت چین کے تحت مین آجاوینگے۔ تو کیا ایسا فرض کرنیسے اسلام وہان ضعیف ہو جاوے گا۔ ؟ اس سوال کو ہم ابھی پیش نہین کرتے۔ تھوڑے زمانہ کے لیے۔ دس برس۔ یا بالفرض ایک صدی کے لیے ملتوی کرتے ہین۔ لیکن یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس اثنا مین بھی اسلام برابر اپنی ترقی جاری رکھے گا۔ اپنی اغراض پورا کرنے کے لیے حسب مراد موقع کا منتظر رہیگا۔ اور انجام کار وہ مقاصد حاصل کریگا جنکے حصول کے واسطے سعی بلیغ مین سرگرم ہے۔

اگر اسلام نے چین پر ملکی حکومت حاصل کر کے عوام مین اپنے تئین رواج دینے کی کوشش کی تو کیا اوسکا کوئی مزاحم ہوسکے گا۔ ؟ ہمارے خیال مین ہرگز نہین۔ باشندگان چین مین اس قسم کا انقلاب پیدا کرنا اوس انقلاب سے بہت زیادہ آسان ہوگا۔ جو موجودہ خاندان شاہی کی تخت نشینی پر تبدیلی لباس مین ہوا۔

مشرق (یعنی ملک چین) مین مذہب کی گرفت لوگون کے دلون پر اس قسم کی نہین ہے جیسی مغرب مین ہے۔ یہانکے لوگ روحانی زندگی کی بہت کم پروا کرتے ہین۔ بلکہ اون مادّی ضروریات کے مہیّا کرنے مین جو جسم کی پرورش کے لیے درکار ہوتی ہین۔ زیادہ مصروف رہتے ہین۔ کنفیوشی ایس۔ بدہا۔ ٹاو۔ کے مذاہب مین سے کسی نے بھی اونکے دلمین اچھی طرح جڑ نہین پکڑی ہے۔ لاوٹیزی اور بدہا کے احکام پروہتون ہی مین مانے جاتے ہین۔ نہ کہ عوام مین۔ پس یہ بے اعتنائی جو عموماً مذہب کی جانب ظاہر کیجاتی ہے۔ مغربی

مذاہب کو اسکا موقع دیتی ہے کہ وہ بآسانی باشندگان چین مین اپنا اثر پھیلاوین - (مغربی
مذاہب مین) بزمانۂ حال صرف اسلام ہی کو یہ عمدہ موقع نصیب ہے - خواہ اوسکو تمام وکمال
کامیابی حاصل نہو لیکن ملک چین سے اوسکا کالعدم ہوجانا خارج از امکان ہے -
جو آگ مغربی خیالات نے انھین لگادی ہے - اوسکو مشرقی مذاہب سرد نہین کرسکتے -
اسلیے بالکل ممکن ہے کہ چینی اسلام قبول کرنے کے بعد لاپروائی اور استغنا کی خاصیتون کو
جو اونسے ہمیشہ ظہور مین آتی رہی ہین - اپنے سے دور کردین - یہ ضروریات سے ہے کہ
ایکدن مغربی خیالات مشرق (یعنی ملک چین) پر کلیتہً حاوی ہوجاوینگے - ایسی حالت
مین کیا وجہ ہے کہ مغرب کا مذہب - یعنی اسلام جو بُدھ مذہب سے بہت زیادہ صاف
اور اعلی ہے - اوسکی جگہہ قایم نہو جاوے - ؟ ہندوستان مین اون مقامات پر جہان
بُدھ مذہب کو سابق مین زیادہ رواج تھا - اسلام نے بمقابل اوسکے زیادہ وسعت سے
اشاعت پائی - ترکستان مین اسلام نے اوسکو بالکل منہدم کردیا - جب دین نبوی ملک چین
مین اسیطرح داخل ہوگا - جیسے بُدھ مذہب ہوا - یعنی براہ تری سمندر سے اور براہ خشکی شمال
مغرب سے تو ظاہر ہے - چنانچہ مسلمانان چین کو تو اسمین ذرا بھی شبہہ نہین - کہ دین اسلام
مذہب ساکھیامنی کو پامال کرکے خود مختار بن بیٹھے گا - حقیقت مین اگر کبھی ایسا ہوا کہ ملک
چین نے جسمین دنیا کے ایک ثلث لوگ آباد ہین اسلام اپنا مذہب قرار دے لیا تو بلاشبہہ
کرۂ مشرق کے ملکی تعلقات مین انقلاب عظیم واقع ہوگا - دین نبوی جسوقت جبل طارق سے
لیکر بحر الکاہل تک پھیل جاوے گا تو مسیحی دنیا کو دوبارہ خطرات مین ڈالدینے کا اوسکو
موقع ملیگا - مزید بران اگر باشندگان چین کو اونکی چپ چاپ محنتی زندگی کے خواب سے جو اور
قومون کے لیے اسقدر فائدہ مند ہے - شدید تعصبانہ جوش نے چونکا دیا تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ

اور قومون کی گردنون مین وزنی طوق پڑجائینگے - یہ ہی صرف نہین ہی - بلکہ کچھ اور بھی ہی - یہ ظاہر ہی کہ تمام دنیا کے عاقلون نے بالاتفاق مغرب کے ترقی یافتہ خیالات کو مشرق کے ضعیف اور بیجان خیالات پر فضیلت دی ہی - پس اگر اب نئی دقتین اُس ترقی کے راستہ مین پیدا کیجاوین جسکی بنا سائنس اور تہذیب کے سچّے اُصولون پر قایم کیگئی ہو - تو خیال کرنا چاہیئے - نوع انسان کے واسطے یہ کیسی شدید بدبختی کی بات ہوگی"† -

ان خیالات کو پڑھکر ہر شخص یہ سوال کرے گا - کہ وہ کونسے دلائل ہین جنسے یہ عجیب و غریب نتیجے نکالے گئے ہین - اس سوال کا مکتفی جواب - دبری د تھرسان فرانسی کونسل جنرل چین کی تالیف دیکھنے سے - جسکے بیانات سے درحقیقت یہ نتیجے استخراج کیے گئے ہین - مِلسکتا ہی - **مولف دبری** نے مسلمانان چین کے حالات کچھ اونکی کتب تواریخ اور دینی سے اخذ کرکے کچھ فرامین شاہی سے - جو اونکے بارے مین جاری ہوئے - لیکر - کچھ اونکے علما سے بذات خود دریافت کرکے باقی دیگر ذرایع سے بہم پھونچاکر بتفصیل نہایت طوالت سے اپنی کتاب مین بیان کیے ہین - اس فصل مین بجز چند مقامات کے جہان اور کتابونکا حوالہ دیا گیا ہے - مین نے بھی دبری کی کتاب سے اکثر حالات اخذ کیے ہین -

چین مین جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہی - اسلام دو سمتون سے داخل ہوا - براہ تری جنوب سے اور براہ خشکی شمال مغرب سے - شمال مغرب کے صوبجات کانسوہ اور شانسی[1] مین مسلمانان چین

† P. Dabry de Thiersant: Le Mahométisme en Chine. Vol. I. pp 316-7, II. Paris. 1878.

[1] صوبہ کانسوہ مین تراسی لاکھ پچاس ہزار مسلمان آباد ہین - اونکی تعداد کو باقیماندہ مسلمانان چین کی کُل تعداد سے ⅕ اور ⅙ کی نسبت ہی - صوبہ شانسی مین مسلمانونکی تعداد پینسٹھ لاکھ ہی -

کی مردم شماری باعتبار تعداد اصلی و نسبتی سب سے زیادہ ہی- کل مسلمانان چین کی مردم شماری[1] کا جو دو کرور ہی- تقریبًا تین چوتھائی حصہ ان دونون صوبجات مین رہتا ہی-

دعاۃ اسلام ملک چین مین براہ وسط ایشیا اُن دوستانہ تعلقات کے باعث سے پھونچی جو ابتدائے عہد خلافت مین خاقان چین سے اور اوس مغربی (یعنی اسلامی) سلطنت سے پیدا ہو گئے تھے جو اپنی عملداری بصد تیزی ممالک متصلہ مین قایم کرتی جاتی تھی- چین کے لوگ زمانۂ سابق سے غالبًا دوسری صدی عیسوی سے ملک عرب کا علم رکھتے تھے- لیکن تعلقات امور ملکی اوسوقت قایم ہوئے جبکہ یزدجرد آخری بادشاہ فارس کا انتقال ہوا اور اوسکے لڑکے فیروز نے خاقان چین سے دشمنون کے مقابلہ مین کمک چاہی- خاقان نے جواب دیا کہ فارس اُسکے ملک سے اسقدر فاصلۂ دراز پر ہی کہ فوج روانہ نہین ہوسکتی- البتہ وہ خلیفۂ عثمان سے بذریعہ اپنے سفیر کے اوسکی سفارش کرتا ہی- سفیر چین جب خلیفہ عثمان کے پاس پھونچا تو خلیفہ نے اوسکی بہت خاطر کی- اور بوقت واپسی ایک عرب سپہ سالار کو اوسکے ہمراہ کردیا- سنہ ٦٥١ء مین خاقان نے بھی عرب سپہ سالار کی نہایت مدارات کی-

[1] اس تعداد کا تخمینہ ڈبری نے اہلکاران گورنمنٹ چین سے حاصل کیا ہے- ایک اور معتبر ذریعہ† سے اطلاع ہوئی ہے کہ چین مین مسلمانونکی تعداد تقریبًا تین کرور کی ہے- اوس لاعلمی کی امثال مین جو مسلمانان چین کی جانب رہی ہم مسٹر ولفرڈ بلنٹ اور ڈاکٹر جیسپ کے تخمینہ پیش کر سکتے ہین- مسٹر بلنٹ ڈیڑہ کرور تعداد لکھتے ہین†† اور ڈاکٹر جیسپ صرف چالیس لاکھ پر اکتفا کرتے ہین†††-

† Asia by A. H. Keane, edited by Sir Richard Temple. p 578. London. 1882.

†† W. S. Blunt: The Future of Islam. p. 8. London. 1882.

††† The Mohammedan Missionary Question. p. 5. Philadelphia. 1879.

عرب مورخین کے مطابق خلیفہ ولید اوّل کے عہد مین نامور سپہ سالار قتیبہ بن مسلم سے جو خراسان کا حاکم مقرر ہوا تھا۔ دریاے سیحون عبور کرکے وہ معرکہ آرائیان شروع کردین جنمین فتحمند ہوکر بخارا۔ سمرقند۔ اور اور شہرون پر قابض ہوا۔ اور ملک مین دین نبوی کی اشاعت کردی۔ بعدازان اپنی فوج ظفر موج کو لیکر مشرق مین سرحد چین کیطرف بڑھا۔ یہان پُہنچتے ہی خاقان کے پاس ایلچی روانہ کیے۔ خاقان نے ان ایلچیونکو ایک رقم کثیر اس مرادسے دیکر کہ خلیفۂ اسلام کی بزرگی اوسنے تسلیم کی۔ اپنے دربار سے رخصت کیا۔ تواریخ چین مین اس زمانہ سے چند سال بعد کے واقعات مین کئی سفیرونکا حال یون مذکور ہی۔ کہ یہ خاقان کے پاس وہ تحائف لائے جو خلیفہ ہشام نے بھیجے تھے۔ خلیفہ منصور نے ۷۵۶ء مین ایک سفارت شہنشاہ ست سنگ کے پاس اور روانہ کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مشرقی تجارت کو ترقی ہورہی تھی۔ اس زمانہ سے لیکر آیندہ زمانے تک سفیرونکا اکثر حال پایا جاتا ہی۔ تجارت کی ایسی نمایان ترقی نے۔ اوران دو سلطنتون کے باہمی دوستانہ تعلقات نے مسلمان تجّار کے اُن کامون مین۔ جنکو وہ اشاعت اسلام کے واسطے صدق دل سے اختیار کرتے تھے۔ بہت آسانی پیدا کردی۔ یہ تاجر شہر بخارا۔ ملک عرب۔ اور اُن ممالک سے آتے تھے۔ جو دریاے سیحون کے مغربی کنارہ پر پھیلے ہین۔ چین کا ایک مورخ ۷۱۳ء سے ۷۴۲ء تک کے واقعات مین لکھتا ہی کہ "وحشی مختلف نسلوں عملداریون سے آکر جو اس ملک سے تین ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہین۔ مثل سیلاب قلمرو چین مین بکثرت پھیل گئے۔ اپنی کتب مقدسہ بطور خراج کے لاکر خاقان کے نذر کین۔ جو بعد قبول کیئے جانے کے محل شاہی کے ایک درجۂ خاص مین جو اسی کام کے واسطے مخصوص تھا۔ داخل کردی گئین۔ اِسی زمانہ مین مختلف ممالک کے عقاید مذہبی نے یہان رواج پایا۔ اور اونپر علانیہ بلامزاحمت عمل ہوتا رہا۔

چین مین پہلی مسجد ۷۴۲ء مین صوبہ شانسی کے دار الخلافہ مین تعمیر ہوئی اور ایک چینی افسر مسلمانون کے نگران حال رہنے کیواسطے مقرر کیا گیا۔

ملک چین مین اسلام کے رواج پانیکے مفصّل حالات بہت ہی قلیل ہین۔ ظاہر ہوتا ہی کہ دین نبوی نے آٹھوین صدی کے وسط مین اوّل اوّل صوبہ کانسوہ مین رواج پایا۔ یہ صوبہ اس زمانہ مین بادشاہت ہوی ہو کا ایک حصّہ تھا۔ اصلی مقام اس عملداری کا دریاے ارتش اور ارکھان کے بیچ مین واقع تھا۔ اسکا اندازہ کرنا کہ دسوین صدی عیسوی کے وسط مین جب صوبہ کانسوہ کے خان سٹیوک نے اسلام قبول کیا تو اسلام وہانکے باشندون مین کسقدر رائج ہو گیا تھا ممکن نہین۔ خان سٹیوک نے کافرون سے لڑائی کی۔ اور اپنی رعایا کو جبرًا مسلمان کرنے کی کوشش کی۔ اسکے جانشینون نے بھی ایسا ہی کیا اور غیر مذاہب پر باستثناء مذہب نسطوری عمل کرنے کی ممانعت محض کردی۔ لیکن تیرھوین صدی عیسوی کے آغاز مین جب چنگیز خان نے سلطنت ہوی ہو کو تاراج کردیا تو اپنی تمام قلمرو مین مذہبی آزادی کی منادی کرادی۔ خان ہوی ہو کی رعایا مین قوم ویگر بھی تھی۔ یہ ایک ترکی فرقہ تھا جس سے ترکان عثمانی کا سلسلہ چلتا ہے۔ یہ قوم مقام خال سے جو ترکستان چینی مین ہے† عملداری ہوی ہو مین آئی تھی۔ ایک بیان کے مطابق فرقہ تنگانی کی اصل†† قوم ویگر کے ایک گروہ سے بتائی گئی ہے (ترکی زبان مین لفظ تنگانی کے معنی "نومسلم" کے ہین۔ چنانچہ ترکستان مین چینی مسلمان اسی نام سے پکارے جاتے ہین)۔ قوم ویگر کا یہ گروہ خاندان تھا تنگ کے عہد بادشاہت مین (۱۳۶۸ء - ۱۶۴۴ء) سکونت کیواسطے دیوار چین کے قریب مین ہٹا دیا گیا تھا۔

† *Chinese Mohommedans. By John Anderson. M.D. Journal of the anthropological Institute of Great. Britain and Ireland. Vol. I. p 162.*

†† *Yule's Maroo Polo. Vol. I. pp 255-6*

چینی عورتون سے شادیان کرنے کی انکو ترغیب دلائی گئی تھی - بعد مین جب مختلف زمانون† مین قوم دیگر نے اسلام قبول کر لیا تو اونکے رشتہ دار جو چین مین تھے - مسلمان ہو گئے - چینی عورتون سے شادی کرنے کا دستور اونمین ابتک چلا آتا ہی - جو اولاد ایسی شادیون سے ہوتی ہی وہ مسلمان کر لیجاتی ہی - تیرھوین صدی عیسوی کے آغاز مین - جب چنگیز خان کی فتوحات نے ایشیا مین راہ مراسلت مشرق سے مغرب تک کھولدی†† - تو گروہ تنگانی کے ہمقوم وطن چھوڑکر صوبہ شانسی اور کانسوہ مین کثرت سے آکر آباد ہو گئے - کاروبار تجارت سے بڑی رغبت رکھتے ہین - معاملات تجارت مین اونکی راستبازی کی شہرت تمام وسط ایشیا مین ہی - چینیون اور تنگانیون مین اونکی جسمانی قوت سے امتیاز کیا جاتا ہی - اسیوجہ سے تنگانی خدمات پولس کے لیے اکثر منتخب ہوتے ہین -

مغلون کی فتوحات سے ملک شام - عرب - فارس کے مسلمانون اور بعض اور اقوام کے لوگون کو ترک وطن کرکے سلطنت چین مین آنا پڑا‡ - بعض اونمین سے سوداگری - صنعت و حرفت کی غرض سے - بعض سپاہیانہ خدمات حاصل کرنے کے لیے - بعض صرف بود و باش اختیار کرنیکے مقصد سے بعض لڑائی مین قید ہو کر بحیثیت اسیری ملک چین مین چلے آئے - اور آباد ہو گئے - انکی آبادی کو ترقی ہوئی - کاروبار مین سرسبز ہوئے - چینی عورتون سے شادیان کرنے لگے - اسلیئے وہ اختلافات رسوم جو غیر قوم ہونیکے باعث سے تھی - رفتہ رفتہ اوسنے معدوم ہو گئی -

---

† تاتاریون کے ملک چین فتح کرنے کے دو سو برس بعد اس قوم نے بدھ مذہب ترک کر دیا -
Chinese Mohammedans. By John Anderson. M.D. id. P. 148

†† id. ib.

‡ Dozy: Essai sur l'histoire de l'islamisme p 398.
Dabry de thiersant. Vol. I. P. 47.

یہ دریافت ہوتا ہی کہ چین مین بعض مسلمان مغلیہ خاقانون کے عہد مین بڑے بڑے عہدون پر مامور ہوئے - چنانچہ عبدالرحمن سنہ ۱۲۴۴ء مین خزانہ شاہی کا افسر اعلی مقرر ہوا - اسکو ٹیکس فروخت کرنیکے اختیارات دیئے گئے - سنہ ۱۲۵۹ء مین قبلہ خان نے سید اجل بخاری کو اپنی تخت نشینی پر خزانہ شاہی سپرد کردیا - سنہ ۱۲۷۰ء مین سید اجل مرگیا - اسکے بعد ایک مسلمان شخص احمد نامی اوسکی جگہہ مقرر ہوا - سید اجل نے دیانت داری مین شہرت پائی - احمد اسکے برخلاف خیانت کیواسطے بدنام ہوا - مورخان چین جو قبلہ خان کے عہد سلطنت کے مدّاح ہین اسکے البتہ ضرور شاکی ہین کہ اوسنے بجائے چینیون کے عجمیون اور ترکون کو اعلی عہدون پر مامور کیا - ††

علاوہ اوس اسلامی اثر کے جو چین مین سمت شمال مغرب سے سرایت کررہا تھا - جنوب سے بھی براہ سمندر اسلامیون کی رو ملک مین آرہی تھی - اگرچہ تعداد کے اعتبار سے یہ زیادہ قابل قدر نہین ہی لیکن تاریخانہ دلچسپی اوس سے کہین زیادہ رکھتا ہی -

عرب اور چین مین تعلقات تجارت حضرت محمد صلعم کی پیدایش سے بہت پہلے قایم ہوگئے تھے - شام اور بحیرہ لیوانٹ کی بندرگاہون مین مشرق کی پیداوار عرب ہی کے توسّل سے پہونچتی تھی - چھٹی صدی عیسوی مین عرب اور چین کی تجارت کو جو براہ سیلون ہوتی تھی بڑی ترقی ہوئی - شہر سیراف خلیج فارس مین تاجران چین کی خاص تجارت گاہ بنگیا - کتب تواریخ چین مین اسی زمانہ مین جو خاندان تھانگ (سنہ ۶۱۸ء - سنہ ۹۰۷ء) کے ابتدائے عہد سلطنت کا زمانہ تھا عربونکا حال پایا جاتا ہی††† اس عہد کے واقعات مین مورخان چین لکھتے ہین کہ

---

† H. H. Howorth: History of the Mongols I. P. 161 London 1876.

†† Howorth ib. I. P. 257. ††† E. Bretschneider: On the knowledge possessed by the Ancient Chinese of the Arabs and Arabian colonies, p. 6. London. 1871.

"سلطنت آنام - کمبوج - مدینہ - اور دیگر عملداریون سے لوگ بکثرت شہر کینٹن مین داخل ہوئے" جو عادات اور ادائے مذہب کے طریقے مورخان چین نے ان لوگونکے بیان کیئے ہین اونسے صاف ظاہر ہی کہ یہ لوگ مسلمان عرب تھے - لکھتے ہین کہ "یہ اجنبی لوگ آسمان (یعنی خدا) کی پرستش کرتے ہین - انکے مندرون مین بت مجسمہ یا مورت کی قسم سے کچھ نہین ہوتا - مدینہ کی عملداری ہندوستان کے قریب کہین واقع ہی - وہین ان لوگونکا مذہب جو بدھ مذہب سے مختلف ہی اوّل پیدا ہوا - شراب اور لحم خنزیر سے پرہیز کرتے ہین - جس جانور کو خود نہین مارتے اوسکے گوشت کو ناپاک سمجھتے ہین - آجکل وہ ہوی ہوی[1] کے نام سے مشہور ہین - یہان اونکا ایک مندر ہی جسکو وہ "یادِ پاک کا معبد" کہتے ہین - (اس سے مراد وہاب ابو کبشہ کی مسجد سے ہی جسکا ہم آیندہ ذکر کرینگے) یہ مندر خاندان تھانگ کی ابتدائے عہد بادشاہت مین تعمیر ہوا تھا - ایک جانب اوسکے ایک بڑا گول مینار ۱۶۰ فٹ بلندی کا ہی جسکو کانگ ٹا (یعنی سادہ - بے نقش ونگار کا مینار) کہتے ہین - ہوی ہوی اپنی پوجا پاٹ کے لیے روز مندر مین جاتے ہین - شہنشاہ جب اونکے ملک چین مین رہنے کی درخواست کو منظور کرلیتا ہی تو وہ کینٹن مین بود و باش اختیار کرلیتے ہین اور بڑے عالیشان مکان اوس طرز سے مختلف جسکا ہمارے ہان رواج ہی تعمیر کرتے ہین - یہ لوگ دولتمند ہین اور اپنے سردار کی جسے وہ خود منتخب کرتے ہین بڑی فرمانبرداری کرتے ہین" -

اس امر کا بالکل صحت کے ساتھ دریافت کرنا کہ کینٹن مین اسلامی بستی کا اوّل سردار کون گذرا غیر ممکن ہی - مسلمانونکی روایتون سے اس سردار کے مختلف نام سننے مین آتے ہین - کوئی سارٹکس کہتا ہی کوئی ساکاپا بتلاتا ہی کوئی وانگ کا ای کے نام سے مشہور کرتا ہی - دوسرا نام (ساکاپا)

[1] مسلمانان چین نے اپنا نام ہوی ہوی رکھا ہی - اس لفظ مین "رجوع اور اطاعت" دونون معنی ساتھ پیدا ہوتے ہین - یعنی "رجوع طرف خدا کے بطریقت راست" - اور "اطاعت رضاے الٰہی کی"۔

قابل غور ہی - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آنحضرتؐ کے صحابی تھے - بہرکیف اس سے سب متفق ہین کہ وہ رشتہ مین حضرت محمدؐ کے ماموں ہوتے تھے - مولف دبری کی راے ہین ذیل کے بیان کی بابت یہ تسلیم کرلینا چاہیئے کہ وہ مسلمان سردار کینٹن کی زندگی کے تاریخانہ واقعات کافی صحت کے ساتھ بتلاتا ہی - یہ حالات بلاشبہہ مسلمانان چین کی روایتون سے بہم پہونچائے گئے ہین - لیکن اُن جھوٹے افسانون اور فضولیات سے جو اس بڑے سردار کی اصلی واقعات زندگی پر اضافہ ہوئے وہ پاک کردیئے گئے ہین - سنہ ۶۲۸ع مین (یعنی سنہ ۶ ہجری جسکو تواریخ عرب مین سنہ دعوت کہتے ہین) حضرت محمد صلعم نے وہاب ابوکبشہ کو تحفے دیکر شہنشاہ چین کے پاس دین نبوی سے مطلع کرنیکے واسطے روانہ کیا - کنیٹن مین وہاب ابوکبشہ کا بڑا استقبال کیا گیا - اونکو اور اونکے ہم مذہبونکو اسلام پر علانیہ عمل کرنے کی اور تعمیر مسجد کی اجازت دیگئی - اس پیغام کو انجام دیکر وہاب ابوکبشہ سنہ ۶۳۲ع مین عرب کو واپس آئے - یہان پہونچتے ہی آنحضرتؐ کی وفات کی (جو اوسی سال مین ہوئی تھی) جانکاہ خبر سُنی - معلوم ہوتا ہی عرب مین عرصۂ قلیل کے واسطے انھون نے قیام کیا - کیونکہ جب دوبارہ وہ چین کو چلے تو ایک جلد قرآن پاک کی جو سنہ ۱۱ - ۱۲ ہجری مین (مطابق سنہ ۶۳۳ - سنہ ۶۳۴ع) خلیفہ ابوبکرؓ کے حکم سے جمع کیا گیا تھا - اپنے ہمراہ لیتے گئے - کنیٹن مین پہونچکر ماندگی سفر سے انتقال فرمایا - شہر کے نواح مین دفن کیے گئے - مسلمانان چین انکے مزار کی اسوقت تک نہایت تکریم و تعظیم کرتے ہین †

† قال العلامة الشیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری فی کتابه المسمّٰی به تاریخ الخمیس - لم یکن لآمنة (ام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم) اخ ولا اخت فلذلك لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خال ولا خالة وانما بنو زهرة یقولون نحن اخواله لان امه آمنة منهم ۱۲

فی المواهب اللدنیه للقسطلانی - لمّا بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ست سنین خرجت به امه الی اخواله بنی عدی بالمدینة تزورهم ومعها ام ایمن فنزلت به دار التابعة + + + ثم رجعت امه الی مکة فلمّا وصلوا الابواء وهو موضع بین مکة والمدینة توفیت ۱۲

ولعل وهب ابن کبشة یکون رجلاً من بنی زهرة فلذلك اشتهر انه خال النبی صلعم ۱۲

مسجد کیشہ کے گرد و نواح مین عرب تاجرونکی بستی کو ترقی ہوتی رہی - کاروبار مین کامیابی
ہوئی چینی ہمسایون سے سلوک اور دوستی قایم رکھی - کاروبار تجارت مین اِنکے اور اونکے اغراض
یکسان تھے - یہ ظاہر ہوتا ہی کہ کچھ عرصہ تک مسلمان اجنبی لوگونکی طرح وہان سکونت پذیر رہے - چنانچہ
نوین صدی عیسوی کے وسط مین ایک عرب تاجر سے مذکور ہے کہ "کینٹن مین مسلمانون کا قاضی
جدا تھا - خلیفۂ اسلام کے نام کا خطبہ پڑھتے تھے - شہنشاہ چین کا نہین" - عرب تجار کی مختصر جماعت
جو کینٹن مین آباد ہوئی کچھ نئے مُسلمانون کے شامل ہونیسے - کچھ چینی عورتون سے شادیان
کرنے کی وجہ سے - کچھ وہانکے اصلی باشندون کے اسلام قبول کرلینے کے باعث سے زیادہ
وسیع ہوتی گئی - ۷۵۵ء مین اس جماعت مین ایک بڑا اضافہ اوس چار ہزار عرب کی سپاہ سے
ہوا جو خلیفہ منصور نے شاہ تھانگ کی کمک پر ایک بغاوت کے فرو کرنے کیواسطے روانہ
کی تھی - جب لڑائی ختم ہوگئی تو عربی سپاہ نے اپنے ملک کو واپس جانے سے انکار کیا - یہانتک
کہ حاکم دارالخلافہ نے جب اونکو واپس جانے پر مجبور کرنا چاہا تو انھون نے عربی عجمی سوداگرون
اور مسلمانون کو شامل کرکے شہر کی خاص خاص منڈیونکو لوٹ لیا - حاکم شہر نے فصیل مین چھپکر اپنی
جان بچائی اور جبتک شہنشاہ سے سپاہ عرب کے ملک مین رہنے کی اجازت حاصل نہ کرلی اونکے
پاس واپس نہ آسکا - مختلف شہرون مین اونکو رہنے کے لیئے گھر دیئے گئے اور زمینین دیگئین -
ملک کی عورتون سے شادیان کرکے وہ اسلامی نسل قایم کی جو تمام مملکت فغفور مین اسوقت تک
ہر جگہہ موجود ہے - سب سے بڑا اضافہ (جسکا ہم پہلے بھی ذکر کرچکے ہین) اونکی تعداد مین اُن قومون
کے شامل ہونیسے ہوا جو چنگیز خان اور اُسکے جانشینون کی فتوحات سے ترک وطن کرکے ملک
چین مین چلی آئی تھین - غالباً اسی زمانہ مین مختلف اسلامی جماعتین ملک مین قایم ہونی شروع
ہوگئین - فی زمانہ اونکی تعداد بہت سے صوبجات چین مین بشدت بڑھگئی ہے - گائون کے گائون

مسلمانون ہی سے صرف آباد ہین ۔ مغلیہ شاہان چین کی معزولی کے بعد مسلمانان چین کی بتدریج
اور مستقل افزونی تعداد کو (جسکا نتیجہ ابھی بیان کیا گیا ہے) بیرونی ممالک سے کسی قسم کی اعانت نہین پہنچی
کیونکہ مغلیہ خاندان شاہی کے زوال پر گورنمنٹ چین نے اپنا یہ اُصول قرار دے لیا تھا کہ غیر ملک کے
لوگ اپنے سے دور رکھے جائین ۔ لیکن اب کچھ زمانے سے اس اصول کو ترک کر دینا پڑا ہے ۔
باوجود اس علیحدگی کے (جو انھین ممالک غیر سے ہو گئی) مُسلمان ۔ چینی عورتون سے شادیان
کر کے رعایا چین مین گھُل مل کر ایک جان ہو گئے ۔ جسوقت تک باشندگان چین کی ۔ تجارت
عرب سے منفعت اسلامی سلطنت کی موافقت پر منحصر تھی ۔ اور خلیفۂ اسلام سے رشتۂ دوستی
تبتیون کے مقابلے مین (جو دونون کے یکسان دشمن تھے) پشت پناہ تصور کیا جاتا تھا ۔
اسوقت تک مسلمانان چین کو ملک مین ہر قسم کی عقوبت اور ظالمانہ برتاؤ سے بہ اطمینانِ تمام حفاظت
میسر تھی ۔ لیکن ان اسباب حفاظت کے معدوم ہونے پر بھی یہ دریافت ہوتا ہے کہ مُسلمانون کو
گورنمنٹ چین سے کاروبار دنیوی اور دینی مین آزادی محض حاصل ہے ۔ مسلمانان چین کو یہ
آزادی زیادہ تر اُن عاقلانہ رعایتون اور دانشمندانہ کامون کیوجہ سے حاصل ہوئی ہے جو انھون نے
بایں مدعا اختیار کر لیے کہ باشندگان چین کی رسوم اور تعصبات مین خلل انداز نہ تصور کیے جاوین ۔
زندگی روزمرّہ مین وہ انھین عادات اور رسوم کے پابند ہین جو اُنکے ہر چہار طرف موجود ہین ۔ لمبی
لمبی چوٹیان رکھتے ہین ۔ چینیونکا معمولی لباس پہنتے ہین ۔ صرف مسجد مین ہمیشہ عمّامہ باندھکر
جاتے ہین ۔ اس خیال سے کہ چینیون کے تعصبانہ توہمات کے برخلاف اونسے کوئی حرکت
سرزد نہو وہ مساجد کے مینار زیادہ بلند بنانے سے بھی باز رہتے ہین ۔ یہانتک کہ تاتار چینی مین
جہان مسلمان سپاہ خاص طور پر سے علیحدہ بطور جماعت† واحد رہنے کی مجاز ہے ۔ درجہ اعلیٰ کے

† *Arminius Vambery: Travels in Central Asia.*
p. 404 London 1864.

کے مسلمان اہلکارونکو اوسی وضع مین رہنا پڑتا ہے جو اُنکے واسطے مقرر کر دیگئی ہے - دراز چوٹیان لمبی لمبی موچھین رکھنی پڑتی ہین - تعطیل کے روز - مقررہ اظہار اطاعت جسکا ادا کرنا اہلکارون کا فرض ہے کیا جاتا ہے - یعنی شہنشاہ کی شبیہہ کے روبرو تین دفعہ پیشانی زمین سے لگائی جاتی ہے†-

گورنمنٹ چین نے اسکے معاوضہ مین اپنی مسلمانان رعایا کو (باستثناء حالت بغاوت) وہی حقوق اور فوائد حاصل کرنے کے سامان عطا کیے ہین جو دیگر رعایاء اصلی کو حاصل ہین - کوئی محکمہ ایسا نہین جسمین خدمات حاصل کرنے کی انھین ممانعت ہو - صوبجات کے عہدۂ گورنری مین - تخت کی وزارت مین - فوج کی سپہ سالاری مین - حکومت فوجداری مین - رعایا اور اپنے افسرون سے مسلمان اعتماد اور عزت حاصل کرتے ہین - تواریخ چین مین مسلمانون کے نام بحیثیت حکام اعلی فوجی یا انتظام ملکی ہی نہین دریافت ہوتے بلکہ صنعت علوم ریاضیہ اور ہیئت مین بھی نامور مسلمان گذرے ہین -

اوس لطف وکرم نے جو تخت چین نے مسلمانون پر ظاہر کیا ملک چین کے مذہبی فرقونمین بغض اور بدگوئی کی آگ بھڑکا دی - جو فرمان شاہی مسلمانان صوبہ شالنسی پر الزامات لگانے کے بارے مین جاری ہوا اس قابل ہے کہ ذیل مین درج کیا جاوے - اسکے دیکھنے سے یہ بھی روشن ہوجاویگا کہ شہنشاہان چین کے خیالات اپنی مسلمان رعایا کی نسبت کس قسم کے رہے ہین -

فرمان شاہی

دو بہت گذشتہ صدیون سے مملکت کے ہر صوبہ مین کثیر تعداد مسلمانونکی پائی جاتی ہے جو میری رعایا کا ایک جزو مرتب کرتی ہے اور جنکو مین اسیطرح مثل اپنی اولاد کے سمجھتا ہون جسطرح باقیماندہ

†*Arminius Vambery: Travels in Central Asia. p. 404. London 1864.*

رعایا کو مین اپنی رعایا مین اور مسلمانونمین جو اُس سے مذہب مین اختلاف رکھتے ہین کوئی فرق نہین کرتا۔ مجھے چند اہلکارون سے مسلمانونکی پوشیدہ شکایتین۔ اس بنا پر کہ اونکا مذہب جسپر وہ عمل کرتے ہین اور اونکی زبان جو وہ بولتے ہین اور چینیون سے جداگانہ ہے اور لباس جو وہ پہنتے ہین دیگر رعایا سے مختلف ہے۔ پہونچی ہین۔ نافرمانی۔ سرکشی۔ اور بغاوت کے خیالات رکھنے کا اونپر الزام لگایا گیا ہے۔ اور اونپر تشدد کرنے کی مجھسے درخواست کیگئی ہے۔ ان الزامات اور شکایتون کی تحقیق کرنے کے بعد مینے معلوم کیا کہ اونکی کوئی بنیاد نہین ہے۔ وہ مذہب جسکی مسلمان پیروی کرتے ہین۔ فی الحقیقت اونکے بزرگونکا مذہب ہے۔ یہ سچ ہے کہ اونکی زبان وہ نہین ہے جو باقیماندہ رعایا کی ہے۔ لیکن ملک چین مین اور مختلف زبانین بکثرت بولی جاتی ہین۔ اس قسم کے اعتراضات کہ اونکے معبد۔ لباس۔ طرز نوشت اور چینیون سے مختلف ہے۔ ہرگز قابل وقعت نہین۔ یہ صرف دستور کی بات ہے۔ اونکا چال چلن ایسا ہی اچھا ہے جیسے اور رعایا کا۔ کوئی بات یہ ظاہر نہین کرتی کہ وہ بغاوت کا ارادہ رکھتے ہین۔ پس میری یہ خوشی ہے کہ اونکو اپنے مذہب پر۔ جسکا مقصد زندگی نیک کے عمل پر۔ سول و سوشل فرائض منصبی کے ادا کرنے پر انسان کو تعلیم دینے کا ہے۔ عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل رہے۔ اونکا مذہب گورنمنٹ کی اصل بنیاد کو تسلیم کرتا ہے۔ اور زیادہ کیا درکار ہے؟ پس اگر مسلمان اپنا چال چلن مثل اچھی اور خیر خواہ رعایا کے جاری رکھین گے تو میرا کرم اونپر اوسیقدر ہوگا جیسے میری اور اولاد پر۔ مسلمانون مین سے بہت لوگ سول اور فوجی افسر ہوئے ہین۔ جنھون نے اعلیٰ ترین عہدون پر ترقی پائی ہے۔ یہ سب سے بڑا ثبوت اسکا ہے کہ انھون نے ہمارے عادات اور رسوم اختیار کرلیئے ہین۔ اور ہماری کتب مقدسہ کی نصایح کے موافق عمل کرنا سیکھ لیا ہے۔ علم ادب کے امتحانون مین وہ اسیطرح کامیاب ہوتے ہین جیسے اور لوگ۔ خاص رسوم مذہب جو قانوناً ادا

ہونی چاہئیں وہ پوری کرتے ہین - مختصر یہ سمجھنا چاہیئے - کہ ملک چین کے بڑے بھاری قبیلے کے وہ ایک سچے رکن ہین - ہمیشہ اپنے سول - سوشل - مذہبی فرایض منصبی کے پورا کرنے مین کوشش کرتے ہین - جب کسی حاکم کے پاس دیوانی کا کوئی مقدمہ آئے تو اوسکو اہل مقدمہ کے مذہب کا ہرگز خیال نکرنا چاہیئے - میری تمام رعایا کے لیئے صرف یہ ایک قانون ہے - جو اچھا کرینگے اونکا سلوک سے عوض کیا جاویگا - جو برا کرینگے اونکو سزا ملے گی"-

اس سے یہ ہرگز فرض نکرنا چاہیئے کہ مسلمانان چین گورنمنٹ چین کی بدظنی کے خوف سے اپنی جماعتین بالکل مختلف اور جداگانہ قایم نہین کرتے - وہ ہنگامے اور کشت وخون جو مسلمانون اور چینیون مین وقتاً فوقتاً بپا ہوئے - اور جنمین صدہا جانین تلف ہوئین - اسکا ثبوت دیتی ہین کہ رشتۂ اتفاق کم از کم ہر ایک صوبہ کے مسلمانون مین کسقدر مضبوط ہے - صوبہ یانان کی مشہور بغاوت (جسکو بغاوت پانتھی کہتے ہین) برسون کی خونریز لڑائیون کے بعد جنمین یہ کہا جاتا ہے کہ بیس لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے گورنمنٹ چین سے فرو ہوسکی - مگر کل مسلمانان چین نے یکتن ہوکر اسوقت تک کوئی ایسا کام نہین کیا - یہ جسقدر ہنگامے ہوئے خاص صوبجات کے حدود اربعہ ہی مین محدود رہے - بہرکیف اِنسے یہ ضرور ثابت ہے کہ مسلمانان چین پولیٹکل حیثیت کے اعتبار سے ہرگز کم وقعت نہین ہین - اور نہ اسلامی تحریکون مین اونکا شریک ہونا - جیساکہ بعض† لوگونکا خیال ہے - خلاف قیاس ہے - دعوت اسلام کے واسطے جو کام وہ کرتے رہتے ہین مثلاً کہین چپکے چپکے مسلمانونکی بستیان بساتے ہین کہین اونکے انتظام مین بخوشی مصروف ہو جاتے ہین - برابر دریافت ہوتے ہین -

مسلمانان چین نے عوام الناس مین علانیہ وعظ دیکر اپنے مذہب کا چرچا نہین کیا - کیونکہ

† Sir Richard Temple: Oriental Experince. p. 322.

ایسا کرنے مین اونکو ضرر پہونچنے کا اندیشہ تھا - اور اسکا خوف تھا کہ کہین اونپر بغاوت کا الزام نہ لگایا جاوے - ذیل کی دلچسپ کیفیت سے جو صوبہ کوانگ سی کے حاکم نے ۱۷۸۳ء مین شہنشاہ چین کے پاس روانہ کی - اس امر کی صداقت کا فیصلہ ہوسکتا ہے -

کیفیت یون شروع ہوتی ہے - "خدمت شہنشاہ مین بہ ادب ملتمس ہون کہ ایک آوارہ گرد ہان فویون نامی صوبۂ کوانگ سی کا باشندہ بجرم آوارہ گردی گرفتار کیا گیا ہے - دریافت کیے جانے پر مجرم نے یہ بیان کیا کہ گذشتہ دس برس سے وہ برابر مختلف صوبجات مملکت مین اپنے مذہب کی کیفیت دریافت کرنے کے واسطے سفر کرتا رہا ہے - تیس ۳۰ کتابین اُسکے ایک صندوق سے برآمد ہوئین جنمین سے بعض اوسکی خود لکھی ہوئی تھین اور باقی ایسی زبان مین تھین جسکو یہان کوئی نہین سمجھ سکتا - ان کتابون مین نہایت مبالغہ سے اور ایسی طرز مین جسکے پڑھنے سے ہنسی آتی ہے - ایک مغربی بادشاہ کی جسکا نام محمدؐ ہے تعریف کیگئی ہے - مجرم ہان فویون جب شکنجہ مین کھنچا گیا تو آخرکار اوسنے اقرار کیا کہ مقصد اصلی اُسکے سفر کا یہ تھا کہ وہ اپنے (جھوٹے) مذہب کو جسکی تعلیم اُن کتابون سے ہوتی تھی لوگون مین رواج دے - صوبہ شانسی مین بہ نسبت اور مقامات کے وہ زیادہ عرصہ تک مقیم رہا - مینے خود اُن کتابونکا جو اوسکے پاس سے برآمد ہوئین امتحان کیا - بعض بلاشبہہ غیر زبان مین ہین اور کیونکہ مین انکو بالکل نہین سمجھ سکا - باقی جو چینی زبان کی ہین وہ نہایت خراب ہین - چونکہ ان کتابونمین ایسے اشخاص کی بے انتہا تعریف کیگئی جنکو مین ہرگز اسوجہ سے قابل مدح نہین سمجھتا کہ مینے کبھی پیشتر اونکا ذکر بھی نہین سُنا اسلیئے مین اُنکے بارہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ وہ قابل تضحیک ہین - میری راے مین مذکورہ بالا مجرم ہان فویون شاید صوبہ کانسوہ کا کوئی باغی ہے یقینی اُسکے افعال سے گمان بد پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ معلوم نہین ہوتا کہ اوس ہرزہ گردی سے

جسمین گذشتہ دس برس تک وہ مبتلا رہا اوسکا مقصد اصلی کیا تھا - میرا ارادہ
اس معاملے مین بخوبی تفتیش کرنیکا ہے - اب مین شہنشاہ سے ملتجی ہون کہ اُن کندہ چوبی
تختیون کے برآمد کرنے کا (جنسے یہ کتابین چھاپی جاتی ہین) جو مجرم کے رشتہ دارون کے
قبضہ مین ہین اور اونکو عوام الناس کے سامنے جلانے کا حکم مرحمت فرمایا جاوے - جو کتابین
شہنشاہ کی خدمت مین مینے اس درخواست سے روانہ کی ہین کہ مرضی خاقان سے مطلع کیاجاؤن
اونکے مصنفون اور کندہ کرنے والون کیواسطے بھی حکم گرفتاری جاری ہونے کی التجا کرتا ہون"۔
یہ درست ہے کہ مسلمان داعی اسلام (بحکم شہنشاہ) رہا کر دیا گیا - اور حاکم صوبہ پر بہت کچھ الزام
عاید ہوا - لیکن اس واقعہ سے یہ بالکل ظاہر ہے کہ علانیہ اشاعت اسلام مین بہت خدشے ہین -
اگرچہ ہر سال بت پرستونکی ایک تعداد مسلمان ہو جاتی ہے لیکن یہ تبدیلی مذہب آہستگی اور ایسی
ہدایتون سے جو خیالات مین زیادہ مخل نہون وہ لوگ پیدا کرتے ہین جنکے کام بظاہر اشاعت
مذہب سے متعلق نہین ہوتے - زمانہ حال مین زیادہ لوگونکا دفعتاً مسلمان ہوجانا انھین
وجوہات سے کم وقوع مین آیا ہے - گذشتہ صدی مین البتہ جبکہ بغاوت زنگریہ ۱۷۵۸ء
مین فرو کیگئی اور ملک کے مختلف حصونمین سے دس ہزار فوجی آدمی معہ اپنے کنبون کے
(جنکا اور بہت لوگون نے ساتھ دیا) زنگریہ مین آباد ہونیکے واسطے روانہ کیئے گئے تو ان
سب نے گرد و نواح کے باشندون کا جو مسلمان تھے مذہب اختیار کرلیا -
شہرون مین مسلمان اپنے محلّے جدا قایم کرتے جاتے ہین - جب کسی محلہ مین کافی تعداد مسلمانونکی
ہو جاتی ہے تو پھر کسی ایسے شخص کو جو مسجد مین نہ جاسکے اپنے محلے مین نہین رہنے دیتے -
ملک چین مین اسلام کو مسلمانونکی اُس توجہ اور ستعدی سے اور بھی زیادہ فیروزمندی ہوئی جو
انھون نے ایسے صوبجات کے دوبارہ آباد کرنے مین ظاہر کی جو ملک چین کی اکثر نازل

ہونیوالی بلاؤن نسے بالکل ویران ہو جاتے ہین - ایّام قحط مین مسلمان - غریب ماباپون سے اونکے بچّے خرید کر مسلمان کر لیتے ہین - جب وہ جوان ہو جاتے ہین تو اونکی شادیان کر دیتے ہین - رہنے کے لیئے گھر دیتے ہین اور گاؤن کے گاؤن ان نومسلمون سے آباد کر دیتے ہین سنہ ۱۷۹۰ع کی قحط سالی مین جسنے صوبہ کوانگ ٹنگ کو بالکل برباد کر دیا تھا مسلمانون نے دس ہزار بچّے اُنکے ماباپ سے جو بوجہ افلاس کے اونکی خبر گیری سے معذور اور بضرورت اپنی اولاد سے جدا ہونے پر مجبور تھے - خریدے† - نومسلمون مین مذہب کو زندہ رکھنے کی بڑی کوشش کیجاتی ہے - غریب سے غریب نومسلم کو بھی ابتداے منظوم رسالون سے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہین††-

اگرچہ مسلمانان چین کے ہان اشاعت اسلام کے واسطے کوئی مقررہ ضابطہ نہین ہی لیکن دعوت اسلام کا جوش جو اونکے دلون مین موجزن ہے لوگون کے علی التواتر دین محمّدی پر ایمان لانیکے سلسلے کو ہمیشہ قایم رکھتا ہے اور اونکو یہ اطمینان اوسوقت کا منتظر کر دیتا ہے جبکہ انجام کار - دین نبوی طول و عرض دیار چین مین بذاتِ واحد حکمران ہوگا -

بلاشبہہ ایک صاحب فکر کے اِن دانشمندانہ الفاظ مین بہت کچھ سچائی ہے "براعظم ایشیا مین ملک چین کی آیندہ منزلت کا فیصلہ زیادہ تر اُس مرتبہ پر منحصر ہے جو آیندہ دین اسلام کو قلمرو چین مین حاصل ہوگا†††"

† *Anderson's Chinese Mohammedans. ib. p. 151.*

†† *The Churchman. January 1888. p. 175. London.*

††† *Edinburgh Review. April 1880. p. 360. Mommedanism in China.*

مجمع الجزایر ملے

زمانۂ حال سے گذشتہ چھ سو برس کے واقعات جو جزائر ملے کی تاریخ مین پائے جاتے ہین اُس اشاعت اسلام کے تذکرہ کیواسطے جو دُعاۃ اسلام کی کوششون کے بارے مین ہو۔ ایک نہایت دلچسپ باب مہیا کرتے ہین۔ اس زمانہ مین اسلامی دُعاۃ کی دوامی کوششونکی شہادتین جو مشرقی جزائر ہند کے کسی نہ کسی جزیرے مین نہایت سرگرمی سے جاری رہین دستیاب ہوتی ہین۔ ابتداے زمانہ مین ہر ایک موقعہ پر انکو اپنا کام صرف بزور ہدایت بغیر والیان ملک کی امداد اور سرپرستی کے انجام دینا پڑا اور اکثر موقعون پر انکو شدید مخالفتونکا جو خاصکر باشندگان **اسپین** کی جانب سے ہوئین۔ مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن بااینہمہ مشکلات اور کم وبیش کامیابیون کے انھون نے نہایت جانفشانی اور استقلال سے اپنے مقاصد کو حاصل کرلیا اور اپنے کام کو جہان وہ ناکافی یا ناتمام رہگیا تھا خاصکر زمانۂ حال مین تکمیل کو پہونچادیا۔ **دُعاۃ اسلام کے کام ذیل کے مختصر بیان سے معلوم ہوجاویگی۔**

دو اُس زمانہ سے جبکہ باشندگان جزایر نے بکثرت اسلام قبول کیا۔ سابق مین۔ مسلمان تاجر (خاصکر عرب) جزیرہ سماٹرا کے مشہور بندرگاہون اور قریب کے مُلکون مین آباد ہوگئے تھے۔ اور اس سرزمین پر انھون نے وہ بیج ڈالا تھا جسکے درخت پھل پھول کر اکثر کثرت سے بارآور ہونیوالے تھے سنہ ۱۲۷۶ء مین شہزادہ **ملاکا** مع اپنی رعایا کی ایک کثیر تعداد کے۔ رسول خدا صلعم کی تلقین پر ایمان لایا۔

سنہ ۱۲۹۲ء مین جب **مارکو پولو** جزیرۂ **سماٹرا** مین آیا تو شہر **پارلک** کے باشندے

اسلام قبول کرچکے تھے - لیکن دیہات کے لوگ اور جزیرے کے دیگر باشندے ابھی تک بت پرست تھے - آیندہ نصف صدی کے عرصہ مین اس نئے مذہب نے بہت نمایان ترقی کی ۱۳۴۶ء مین ابن بطوطہ جب مقام سمدرا مین آیا - (جو جزیرہ سماٹرا کے شمالی ساحل پر واقع تھا -) تو اُسنے وہانکے سلطان کو نہایت خدا پرست اور دلسوز حاکم پایا† - آیندہ صدی (یعنی پندرھوین صدی عیسوی) کے آغاز مین سلطنت لمبری کی تمام رعایا مع بادشاہ کے مسلمان ہوگئی - جزیرہ جاوا مین مسلمانونکی چھوٹی چھوٹی جماعتین تقریباً چودہ سو کے آباد ہوگئین - لیکن ہندو سلطنت مجاپاہت کے زوال مین ابھی بہت زمانہ باقی تھا - اس بڑے واقعہ سے جو مطابق جاوا کی تواریخ کے ۱۴۷۸ء مین گذرا - اس جزیرہ کی تاریخ مین ایک جدید عہد شروع ہوتا ہے -

جب جاوا کی سلطنت مُسلمانون کے قبضہ مین آئی - تو عرصۂ قلیل کے بعد یعنی ۱۴۹۵ء مین جلیل القدر شہزادہ ٹرناٹی نے جو علاوہ اس مقام کے اَل ماہیرا - سرام - ایمبون - اور بوئسیرو پر بھی فرمانروائی کرتا تھا - اسلام قبول کیا - اس عرصہ مین جزایر فلپاین اور جزیرہ برنیو مین اسلامی آبادیان قایم ہوگئین - اگرچہ بعض انمین سے باشندگان اسپین کے حملوں سے تھوڑے ہی سے عروج کے بعد غارت ہوگئین - لیکن بعض اسوقت تک ایک درجہ خودمختاری کے ساتھ قایم ہین - سترھوین صدی عیسوی کے آغاز سے پیشتر اسلام کا قدم جزیرہ سیلیبیز پر اچھی

† ذکر سلطان الجاوہ وھو السلطان الملک الظاھر من فضلاء الملوک و کرمائھم شافعی المذھب محب فی الفقہاء یحضرون مجلسہ للقرأۃ والمذاکرۃ وھو کثیر الجھاد والغزو ومتواضع یاتی الی صلوٰۃ الجمعۃ ماشیا علی قدامیہ واھل بلادہ شافعیۃ محبّون فی الجھاد یخرجون معہ تطوعا وھم غالبون علی من یلیھم من الکفار والکفار یعطونھم الجزیۃ علی الصلح ۱۲ (ابن بطوطہ)

طرح نہ جم سکا۔ جزایر مکاسر اور بیوگس کے باشندون کیواسطے بہت کم ایسے اسباب کی ضرورت باقی تھی جس سے وہ بت پرستی چھوڑ کر بجاے اسلام کے مسیحی مذہب اختیار کر لیتے†۔"

اب ہم ان کارگذاریونکو جو دعاة اسلام سے عمل مین آئین تفصیلاً بیان کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ جزیرہ نماے میلے مین آغاز اسلام کی صحیح تاریخ دریافت کرنی غیر ممکن ہے۔ اسمین شبہہ نہین کہ سنہ ہجری کی ابتدائی صدیون مین اُس زمانے سے پیشتر جسکے تواریخی حالات دستیاب ہوتے ہین۔ اوّل اوّل عرب تجار اسلام کو ان جزایر مین اپنے ساتھ لائے۔ اس باتکا علم کہ عرب تجار مشرق مین زمانہ دراز سے تجارت کر رہے تھے اس قیاس کو درجہ یقین تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدایش سے تقریباً ایک صدی پیشتر جزیرہ سیلون کی تجارت بالکل عربون کے ہاتھ مین تھی۔ ساتوین صدی عیسوی کے شروع مین جب تجارت بذریعہ سیلون ملک چین سے شروع ہوگئی اور اوسکو کمال ترقی ہوئی تو آٹھوین صدی عیسوی کے وسط مین عرب تاجر مقام کینٹن مین کثرت سے نظر آنے لگے۔ دسوین صدی عیسوی سے پندرھوین صدی تک تاوقتیکہ بحر الجزایر مین پرتگیز کا دخل نہوا۔ عرب مشرقی ملکون کی تجارت پر تمام و کمال قابض رہے††۔ ان واقعات کی وجہ سے ہم کافی یقین کے ساتھ قیاس کر سکتے ہین کہ عرب تجار نے جزائر میلے کے بعض جزیرون پر ضرور اپنی تجارت گاہین قایم کی ہونگی۔ چنانچہ زمانہ سابق مین انھون نے اور مقامات پر بھی ایسا ہی کیا تھا۔ لیکن اہل عرب جغرافیہ دانونکی تصانیف مین ان جزیرونکا نوین صدی عیسوی سے پیشتر پتہ نہین چلتا۔ ملک چین کی

† H. Kern: *Over den invloed der Indische, Arabische, en Europeesche beschaving op de volken van den Indischen archipel.* pp. 20, 21. Leiden. 1883.

†† G. K. Niemann: *Inleiding tot de Kennis van den Islam.* p. 337. Rotterdam. 1861.

تواریخ مین (سنہ ۱۲۷۴ء مین) ایک عرب حاکم کا تذکرہ ہے - جسکی نسبت آیندہ یہ قیاس کیا گیا ہو کہ وہ عربون کی بستی کا جو مغربی ساحل سماٹرا پر واقع تھی سردار تھا۔†

اس امر پر غور کرنیسے کہ ان جزایر کے باشندون نے اسلام قبول کرنے مین کس امام کی پیروی کی ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ کچھ لوگ جنوبی ہندوستان سے بھی جزایر سیلے مین مذہبی تعلیم و تلقین کے لئیے آئے - زیادہ تر باشندے ان جزیرون کے شافعی مذہب رکھتے ہین - موجودہ زمانہ مین ہندوستان کے سواحل کورومنڈل اور ملیبار پر بھی یہی مذہب کثرت سے رائج ہے - چودھوین صدی عیسوی مین جب **ابن بطوطہ** ان سواحل پر آیا تب بھی اسی مذہب کا زیادہ رواج تھا۔†† پس جب یہ دریافت ہوتا ہے کہ دیگر ممالک کے لوگ کثرت سے حنفی ہین تو اون مین شافعی مذہب کے رواج کی بابت یہ ہی کہہ سکتے ہین کہ وہ ساحل ملیبار سے اونمین پہنچا۔††† اس ساحل کے بندرگاہون پر جاوا - چین - فارس - اور یمن کے تاجرونکی کثرت سے آمدورفت رہتی تھی ‡ شیعی مذہب جسکی علامتین جزیرہ جاوا - اور سماٹرا مین پائی جاتی ہین - وہ بھی

†† مدینۃ ہنور بکسر الہاء وفتح النون وسکون الواو وراء واہل مدینۃ ہنور شافعیہ المذہب لہم صلاح و دین ۱۲ (ابن بطوطہ)
مدینۃ منجرور بفتح المیم وسکون النون وفتح الجیم وفتح الراء وواو وراء (من بلاد ملیبار) وبہا قاض من الفضلاء الکرماء شافعی المذہب یسمی بدر الدین المعبری ۱۲ (ابن بطوطہ)

‡ مدینۃ قالقوط بقافین وکسر اللام وضم القاف الثانی وآخرہا طاء مہمل وہی احدی البنادر العظام ببلاد الملیبار یقصدہا اہل الصین والجاوہ وسیلان والمہل واہل الیمن وفارس ویجتمع بہا تجار الآفاق ومرساہا من اعظم مراسی الدنیا - ۱۲ (ابن بطوطہ)

† *Verhandelingen van het Bataviaasch Genootschap van Kunsten en Wetenschappen XXXIX p. 14. Batavia 1880. (W. P. Groeneveldt: Notes on the Malay archipelago and Malacca, compiled from Chinese sources.)*

†† *Voyages d'Ibn Batoutah, ed. C. Defremery and B. R. Sanguinetti IV. pp. 66, 80.*

††† *P. J. Veth: Java, geographisch, ethnologisch, historisch. II. p 185. Haarlem. 1878.*

‡ *Ibn Batoutah, ib. p. 89.*

ہندوستان سے یہان پہونچا - ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ سلطان سمدرا کے تخت دہلی سے دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے تھے - اور اس خدا پرست بادشاہ کے فقہا مین سے جنکو وہ بہت عزیز رکھتا تھا کئی عالم عجمی نسل کے تھے† - ملک دکن کے تاجر جنکے توسل سے مسلمان ریاستون اور جزایر ملایا مین تجارت ہوتی تھی قدیم زمانہ سے ان جزایر کے مشہور بندرگاہون مین جہان تجارت کا زور تھا کثرت سے آباد ہو گئے تھے اور اپنے مذہب کی بنیاد انھون نے وہان ڈالدی تھی†† - ان جزیرون مین نومسلمون کے وجود کا باعث جنکا ذکر قدیم اسلامی کتب تواریخ مین بھی ملتا ہے یہ ہی عرب اور ہندی تاجر تھے - ایسے مقامات پر جو تجارت کے مرکز تھے یہ آباد ہوئے - وہانکے باشندون سے شادی بیاہ کرنا شروع کر دیا اور اپنی کافر بیبیون اور گھر کے غلامون کو مسلمان کرکے ایسی اسلامی جماعتین قایم کین جسکے ہر شخص نے مسلمانونکی تعداد بڑھانے مین حتی المقدور کوشش کرنے کو اپنا فرض سمجھا -

اب ہم اُن طریقونکو بیان کرتے ہین جو تاجر دُعاۃ اسلامی نے جزایر فلپائن مین مسلمان

† کتب بھم فی نایب صاحب البحر الی السلطان فعرفہ بقدومی فامر الامیر دولستہ بلقائی والقاضی الشریف امیر سید الشیرازی وتاج الدین الاصبہانی وسواہم من الفقہاء فخرجوا لذلک وجاؤا بفرس من مراکب السلطان وافراس سواہ فرکبت ورکب اصحابی ودخلنا الی حضرۃ السلطان وہی مدینۃ سمطرۃ بضم السین المہمل والمیم وسکون الطاء وفتح الراء ومدینۃ حسنۃ کبیرۃ علیہا سور خشب وابراج خشب ۱۲ (ابن بطوطہ) قال ابن بطوطہ لما سکن فی بستان السلطان " ثم جاء الامیر دولستہ بجاریتین وخادمین وقال لی یقول لک السلطان ہذہ عن قدرنا لا عن قدر سلطان محمد - ثم قال فی موضع اخر " دخلت الی السلطان فوجدت القاضی امیر سید والطلبۃ عن یمینہ وشمالہ فصافحنی وسلمت علیہ واجلسنی عن یسارہ وسألنی عن السلطان محمد وعن اسفاری ۱۲ (ابن بطوطہ)

† *Ibn Batoutah, ib. p.230,234.*

†† *C. Snouck Hurgronje: De beteekenis van den Islam voor zijne belijders in Oost-Indië. p.8-9. Leiden. 1883.*

کرنیکے واسطے اختیار کیئے۔ بلا شبہ اس سے یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ قدیم مسلمان تاجر کیونکر اپنے
کام کو انجام دیتے تھے۔

"اس غرض سے کہ اسلام کا چرچا زیادہ خوش اسلوبی سے ہو یہ لوگ ملک کی زبان سیکھتے تھے
اور بہت سی رسوم وہانکے باشندون کی اختیار کرلیتے تھے۔ اونکی عورتون سے نکاح کرتے تھے۔
بہت بہت سے غلام خریدکر اپنی شخصی اقتدار بڑھاتے تھے۔ یہانتک کہ ملک کے بڑے بڑے
لوگون سے جو نہایت عالی رتبہ خیال کیئے جاتے تھے۔ خوب خلا ملط ہوجاتے تھے۔ چونکہ اپنے
کام کو۔ برخلاف وہانکے باشندون کے نہایت اتحاد و لیاقت اور انتظام کے ساتھ انجام دیتے تھے
اسوجہ سے اونکی قوت بتدریج بڑھتی جاتی تھی۔ آپسمین متفق ہوکر سازش کرلیتے تھے۔ اور پھر بوجہ
ثروت حکومت قایم کرلیتے تھے جو نسلاً بعد نسلٍ اونمین چلتی تھی۔ اگرچہ ان آپسکی سازشون سے انکو
بہت قوت حاصل ہوجاتی تھی تاہم ملک کے عالی رتبہ لوگون سے اونکو دوستانہ تعلقات رکھنے ضروری
ہوتے تھے اور ان قومونکو جنکی مدد کے بغیر انکا کام نہین چلسکتا تھا اپنا محافظ تسلیم کرنے کی احتیاج
ہوتی تھی"† معلوم ہوتا ہے کہ انھین طریقون سے مسلمانون نے مختلف مقامات پر آباد ہوکر اشاعت
اسلام کی پولیٹکل اور سوشل دونون اعتبار سے نہایت مستحکم بنا ڈالی۔ جسطرح سولھوین صدی عیسوی مین
سپین کے باشندے فاتح بنکر یہان آئے مسلمان نہین آئے۔ نہ انھون نے اپنے مذہب کے رواج دینے کیواسطے
تلوار پکڑی۔ نہ وہانکے اصلی باشندونکو ذلیل و خوار اور تنگ کرنیکے واسطے اپنے تئین خواہ مخواہ
کسی بالادست اور سربرآوردہ قوم کا آدمی بتایا۔ بلکہ صرف سوداگری کے لباس مین آئے اور اپنی
تہذیب اور عمدہ لیاقتون سے۔ بجاے اسکے کہ وہ شخصی عظمت اور دولت حاصل کرنے مین صرف کیجاتین۔

† C. Semper: Die Philippinen und ihre Bewohner. p. 67. Würzburg. 1869.

اسلام کی خدمت کی† ان امور کو جو انھون نے اپنی استعانت کیواسطے اختیار کیئے - مد نظر رکھکر ہمکو بتفصیل اوّل کوششون پر غور کرنا چاہیئے جو اشاعت اسلام کیواسطے مختلف جزیرون مین دُعاة اسلام سے عمل مین آئین - ان مختصر تاریخی حالات سے جو ہمنے بیان کیئے ہین یہ دریافت ہو جاویگا کہ اسلام بحر الجزایر میلے مین مشرق کیجانب بتدریج ترقی کرتا گیا - اگرچہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ یہ معلوم کرنیکا نہین ہے کہ اسلامی دُعاة وہان کب پہنچے اور کس مقام پر اوّل قیام پذیر ہوئے - (البتہ جاوا کی نسبت وہانکے مورخ لکھتے ہین کہ اسلام مشرقی سرحد سے پھیلانا شروع ہوا اور غرب کیجانب بڑھتا گیا) لیکن قدرتی طور پر ہمکو خیال ہوتا ہے کہ اُن مقامات پر جو اسلامی بستیون سے قریب تر ہونگے اسلام کا اثر پہلے ہوا ہوگا - اسیوجہ سے یہ مناسب ہوگا کہ آیندہ حالات مین یہی ترتیب اختیار کیجاوے -

میلے کی ایک تاریخ†† کے مطابق پہلا مُسلمان بادشاہ اچین کا (جو سماٹرا کے بالکل شمال مین ہے اور اس جزیرے مین سب سے زیادہ قریب مقام ہندوستان اور عرب سے ہے) عین اس زمانہ مین گذرا جبکہ اسلام مشرق اور مغرب مین زوال پذیر ہونا شروع ہوگیا تھا یعنی چند سال پیشتر ۱۲۵۸ء سے جبکہ مغلونکا بغداد پر قبضہ ہوگیا اور خاندان عباسیہ کو زوال ہوا اور کچھ پہلے اس واقعہ سے جبکہ فرڈینڈ اوف لی اون وکیسٹیل نے مسلمانونکو قرطبہ سے نکالدیا - جزایر میلے مین دعوت اسلام قبول کرنے کی اوّل مثال اسی بادشاہ کی ہے - مگر کرنل یول کے مطابق اس امر کی شہادت قابل اعتبار نہین اسواسطے کہ مارکو پولو نے جو اس جزیرے مین ۱۲۹۲ء مین پہونچا مسلمانونکا کچھ ذکر نہین کیا ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ وہانکے آدمی بت پرست وحشی تھے - کرافرڈ نے

† *John Crawfurd: History of the Indian Archipelago* Vol. II. p.265. Edinburgh. 1820.

†† *The Book of Marco Polo, edited by Col. Henry Yule* Vol. II. p.230. London. 1871.

تاریخ میلے کے بیان کو تسلیم کیا ہے اور اچینونکا مسلمان ہونا سنہ ۱۲۸۶ع مین لکھا ہے- چودھوین صدی کے آغاز مین مارا سیلو نے جو سمدرا کا بادشاہ تھا اسلام قبول کیا- اور ملک الصالح خطاب اختیار کیا- شاہ اچین کی لڑکی سے شادی کی جس سے دو لڑکے پیدا ہوئے- اس خیال سے کہ دونونکو راج کا مالک بنائے اوسنے علاوہ اپنی ریاست کے شمالی ساحل پر شہر پاسی کی ریاست اور قایم کی- سنہ ۱۳۴۶ع کے قریب جب ابن بطوطہ جزیرہ سماٹرا مین آیا تو ملک الصالح کا پوتا ملک الظاہر شہر سمدرا کا بادشاہ تھا- شاہان اسلام کیطرح تزک اور شان سے سلطنت کرتا تھا- ساحل پر اسکی ریاست اتنی دور دراز تھی کہ کئی دن کے سفر مین طے ہوتی تھی نہایت پرجوش اور باشرع مسلمان تھا- علماے دین سے مسائل فقہ پر مباحثے کرنے کا بڑا شایق تھا- علاوہ ان خوبیون کے بڑا شجاع تھا- کافرون پر جو اسکے ملک کے قریب رہتے تھے جہاد کیا اور فتح پائی مفتوحین نے اطاعت قبول کی اور خراج دینا منظور کیا-†

ہم بالکل صحت کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ مارا سیلو کو شیخ اسمعیل نے جسکو شریف مکہ نے چودھوین صدی عیسوی کے آغاز مین سماٹرا مین اسلام کی تلقین کیواسطے بھیجا تھا مسلمان کیا- مصنف ڈوزی†† لکھتا ہے کہ شمالی ساحل پر لوگون نے شیخ اسمعیل کی تلقین سے اسلام قبول کیا-

† سلطان الجاوہ وهو السلطان الملك الظاهر من فضلاء الملوك وكرمائهم شافعي المذهب محب في الفقهاء يحضرون مجلسه للقرأة والمذاكرة وهو كثير الجهاد والغزو ومتواضع ياتي الى الصلوة الجمعة ماشيا على قدميه واهل بلاده شافعية محبون في الجهاد يخرجون معه تطوعا وهم غالبون على من يليهم من الكفار والكفار يعطونهم الجزية على الصلح ١٢

(ابن بطوطہ)

† *Ibn Batoutah ib. p. 230-1.*

†† *R. Dozy: Essai sur l' histoire de l' Islamisme. p. 385. Leiden. 1879.*

تواریخ میلے مین وعاۃ کے آنیکا حال یون مذکور ہے کہ ساحل ملیبار سے رخصت ہونیکے بعد اوّل مقام جہان وہ پہونچے - پاسوری تھا - یہ مقام جزیرے کے مغربی ساحل پر کچھ جنوب مین واقع ہے - اسجگہہ کے باشندون نے اسلام قبول کرلیا - پھر یہ وعاۃ لمبری کو جو آچین اور سمدرا کے درمیان شمالی ساحل پر آباد ہے روانہ ہوگئے - یہان بھی اونکی کوششین کامیابی سے تاجدار ہوئین اور رفتہ رفتہ کل جزیرہ نہایت امن وامان کے ساتھ مسلمان ہوگیا† - ملک چین کا ایک سیّاح جو ۱۴۱۳ء مین جزیرہ سماٹرا مین سفر کررہا تھا لکھتا ہے کہ اس جزیرے مین قریب ایکہزار خاندان کے آبادی ہے - اور یہ سب مسلمان ہین اور نہایت اچھے لوگ ہین - ملاکا کے مقابل مین ریاست آرو ہے - وہانکی رعایا اور بادشاہ بھی مسلمان ہین†† - کرافرڈ نے جزیرے نماے میلے کے باشندون کے مسلمان ہونیکا زمانہ ۱۲۷۶ء لکھا ہے - تمام جزایر مین انکے بہترین مسلمان ہونے کی شہرت ہے - عربون اور مشرقی ساحل ہند کے مسلمانونکی قدیم آمد ورفت - ہندو - بدھ - عیسائی - اور بت پرستون کے رات دن کے میل جول نے اونکو کشادہ دل اور بے تعصّب مسلمان بنادیا ہے - لیکن مذہب کے اصلی امور پر نہایت مستحکم ہین اور فرایض دین کے اداکرنے مین خاصکر حج اور صوم کے سخت پابند ہین - دنیوی بہبود کے ساتھ ہی مذہبی امور کا خیال بھی رکھتے ہین - جب کسی گانون مین چالیس سے زیادہ گھر آباد ہوجاتے ہین اور وہ جدید بندوبست کے قابل سمجھا جاتا ہے تو حکام کے شمار مین جو وہانکے واسطے تجویز ہوتے ہین ایک واعظ بھی ہوتا ہے††† - ریاست کی طرف سے ایک مسجد بنائی جاتی ہے اور نماز ادا کیجاتی ہے جاوا مین اسلام نے بہ نسبت اور جزایر کے بعد مین رواج پایا - اور آہستہ آہستہ ترقی کی - عرب تجار

† *Yule's Marco Polo, ib. p. 245.*

†† *Groeneveldt: Notes on the Malay Archipelago. ib. p. 94.*

††† *Major .. Mc. Nair: Perak and the Malays. p. 226-9. London. 1878.*

کو یہان اُس ہندی تہذیب کا مقابلہ کرنا پڑا جو ہندوستان سے وہان پہونچی تھی - اسکے قوانین اور آئین عربون سے بالکل مختلف تھے یہانتک کہ حال مین ان مقامات پر بھی جہان اسلام کی حکومت سب پر حاوی ہے اسلامی احکام کی کامل طور سے تعمیل نہین ہوتی اُن لوگونمین جو میلے رسوم کے طرفدار اور پابند ہین اور حاجیون مین جو مکہ معظمہ کے سفر سے واپس آنکر اسلام کے ضوابط کی سختی کے ساتھ پابندی چاہتے ہین ہمیشہ ناچاقی رہتی ہے -

اشاعت اسلام کے مفصل حالات کچھ تو بالکل ہی دریافت نہین ہو سکتے اور کچھ غیر معتبر قصون اور افسانون کے لباس مین پوشیدہ ہمارے سامنے آتے ہین - میلے کی تواریخ جہان شروع شروع کی دعاۃ اسلام کے کام بیان کرنیسے مراد رکھتی ہے جو بلاشبہہ اونکے آبا و اجداد سے صدیون کے عرصہ مین وقوع مین آئے - اسطرح لکھتی ہے کہ گویا وہ چند سال کے واقعات ہین - معمولی کتب تواریخ مین اکثر چند مشہور اور معروف لوگون کے ساتھ تمام ناموری منسوب کردی جاتی ہے جو درحقیقت اونکے گمنام باپ دادا کی برسون کی محنت اور جانفشانی کا ثمرہ ہوتی ہے[†] - چند صدیون تک بلاشبہہ اسلام نے تاجرون اور چھوٹی چھوٹی بستیون کے مسلمان حاکمون ہی کی کوشش اور محنت سے جزیرۂ جاوا مین رواج پایا - کیونکہ اس جزیرے مین کوئی خاص اسلامی حکومت ایسی نہ تھی جو اپنے وسیلہ سے مذہب کو قوت بخشتی یا جنگ و جدل کے ذریعہ سے لوگون کو مسلمان کرتی[††] مسلمان تاجرون نے ملک مین بود و باش اختیار کی - وہانکی زبان سیکھی اونکے آداب اور رسوم اختیار کیئے - اپنی کافر بیویون کو اور دیگر متعلقین کو جنسے روزمرّہ کا لین دین تھا مسلمان کرکے رفتہ رفتہ کُل جزیرے کے لوگونمین اپنے مذہب کا چرچا پھیلا دیا - الغرض

† C. Snouck Hurgronje: De Beteekenis van den Islam etc ib. p. 9.

†† Veth's Java. ib. Vol. I. p. 340.

خوب شیر و شکر ہو کر - اونکو اپنا ہم مذہب بنانے کی غرض سے اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور ذہانت
کام مین لائے - احکام اور ضوابط مذہب مین جہان مناسب سمجھا ایسی کمی و بیشی کر دی جس سے
لوگ جنکو وہ مسلمان کرنا چاہتے تھے مذہب کیطرف زیادہ مایل ہو جاوین† - بیشک بکلز کے عاقلانہ
قول سے (جو کرافرڈ کی تاریخ مین ایک محل پر اُسنے کہا تھا) کہ دعاۃ اسلام نہایت مدبر ہوتے ہین"
ہم بالکل متفق ہین†† - دعوت اسلام کی تحریک کے حالات جو جزیرہ جاوا مین وقوع مین آئے
زیادہ تفصیل کے ساتھ دریافت ہوتے ہین - اب ہم اُن حالات کو جو تواریخ جاوا مین اسلام کے قایم
ہونیکے بارے مین لکھے گئے ہین مختصر طور سے بیان کرینگے - اگرچہ یہ کتابین قصّون اور ایسی
باتون سے پُر ہین جو ایکدوسرے کو باطل کر دیتی ہین - تاہم اسمین شبہ نہین کہ تاریخانہ بنیاد پر
وہ ضرور قایم ہین - اس امر کا ثبوت قدیم برباد شہرون کے دیکھنے سے اور اُن کتبون کے پڑھنے
سے ہوتا ہے جو یہانکے نامور لوگونکی (جنکا ذکر ان کتابون مین کیا گیا ہے) قبرون پر اسوقت
تک موجود ہین - اسوجہ سے ذیل کے تاریخی واقعات کو بغیر دیگر معتبر سندون کے بھی صحیح
تسلیم کر لینا چاہیئے - البتہ اسکی احتیاط ضروری ہے کہ شخصی کوششون مین زیادہ مبالغہ نکیا جاوے -

اوّل اوّل جس شخص نے اس جزیرے مین اسلام کے پھیلانے کی کوشش کی وہ حاجی پوروا
تھا یہ پجاجرن کے بادشاہ اوّل کا بڑا بیٹا تھا - غیر ملکون سے تجارت کرتے کرتے ہندوستان مین
آیا سفر مین عربون سے ملا اور اونکی ہدایت سے اسلام قبول کیا - جب اپنے ملک کو واپس آیا
تو ایک عرب واعی کی مدد سے اپنے بھائی اور کنبے کے لوگون کو مسلمان کرنا چاہا لیکن ناکام رہا -

† *Crawfurd's Indian archipelago. ib. p. 275, 307.*
†† *Buckle's Miscellaneous and Posthumous Works, edited by Helen Taylor. Vol. I. p. 594. London. 1872.*

اسی مایوسی مین جنگل کی راہ لی - اور مفقود الخبر ہوگیا†-

چودھوین صدی کی آخری نصف صدی مین ایک اور تحریک دعوت اسلام کی ہوئی جسکو بہ نسبت سابق زیادہ کامیابی ہوئی - اس تحریک کے بانی مولانا ملک ابراہیم تھے - جو جاوا کے مشرقی ساحل پر مع اپنے چند ہم مذہبون کے شہر گریسک کے قریب جزیرہ مدورا کے مقابل آباد ہوگئے تھے - اپنا سلسلہ حضرت زین العابدین نبیرۂ اعظم رسول خدا سے بتاتے تھے - اور راجہ چرمان کا اپنے تئین پھوپی زاد بھائی کہتے تھے - اس مقام پر بود و باش اختیار کر کے انھون نے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کر دیا - تھوڑے عرصہ مین معتقدین کا ایک گروہ اپنے گرد جمع کر لیا - کچھ عرصہ بعد راجہ چرمان†† جو اونکا مامون زاد بھائی تھا اونکے پاس اس امید سے آیا کہ ہندو سلطنت مجاپامت کے بادشاہ کو مسلمان کرے اور اُس سے موافقت قایم رکھنے کے لیئے اپنی لڑکی نکاح مین دے - چنانچہ مولانا کے پاس پہنچتے ہی اُسنے اپنے بیٹے کو شاہ مجاپامت کے پاس ملاقات قرار دینے کیواسطے روانہ کیا - اس اثنا مین خود ایک مسجد کی تعمیر مین مصروف ہوا اور لوگونکو مسلمان کرتا رہا - الغرض دونون راجاؤنکی ملاقات ہوئی - لیکن پیشتر اس سے کہ وہ عمدہ اثر جو آپسکی ملاقات سے اونمین پیدا ہوا عوام پر ظاہر ہو راجہ چرمان کے لشکر مین وبا پھیل گئی راجہ کی لڑکی اور پانچ بھتیجے جو اُسکے ہمراہ آئے تھے اور بہت سے ساتھی ضائع ہوئے ناچار راجہ چرمان اپنی دار السلطنت کو واپس آیا - اس بلاے ناگہانی نے راجہ مجاپاہت کا دل سنئے

† Veth's Java. II. p. 143.

†† Sir Thomas Stamford Raffles: The History of Java. Vol. II. pp. 103, 104, 183. London. 1830.

†† چرمان کا اصل موقع معلوم نہین ہے - ذیل کے مولف کا خیال ہے کہ یہ مقام ہندوستان مین کہین واقع تھا - Veth (II. p. 184)

مذہب کے قبول کرنیسے پھیر دیا - اوسنے خیال کیا کہ اگر یہ مذہب اچھا تھا تو کیون اُسنے اپنے
بندونکو ایسی سخت آفت سے محفوظ رکھا - مختصر یہ کہ اس اسلامی تحریک کو کامیابی حاصل نہوئی -
مولانا ابراہیم اوسی جگہہ مقیم رہے - اور اپنے اقربا اور ہم مذہبونکی قبور† کی حفاظت کرتے رہے - اس
واقعہ کے اکیس برس بعد یعنی ۱۴۱۹ء مین انتقال کیا - شہر گریسک مین مدفون ہین - جاوا کے
اولین اولیاءِ اسلام مین سے مانے جاتے ہین - اور اونکے مزار کی اسوقت تک یہان بڑی تعظیم
کیجاتی ہے -

مولانا ابراہیم کے انتقال سے چھہ برس پیشتر (یعنی ۱۴۱۳ء مین) ایک چینی مسلمان
بحیثیت ترجمان شہنشاہ چین کے سفیر کے ہمراہ جاوا مین آیا - اپنی تصنیف "تذکرہ سواحل سمندر"
مین اوسنے مسلمانونکا ذکر کیا ہے - لکھتا ہے کہ "اس جزیرے مین تین قسم کے لوگ آباد ہین -
اوّل مسلمان ہین جو مغرب سے آکر آباد ہوئے ہین - اونکے لباس کی وضع عمدہ ہے - غذا پاکیزہ
کھاتے ہین - دوم چینی ہین جو اپنے ملک سے بھاگ کر یہان آئے ہین اور بود و باش اختیار کی ہے
اونکے کھانے پینے کی چیزین بھی صاف اور ستھری ہین - اکثر نے انمین سے اسلام قبول کرلیا ہے
جو مسلمان ہین وہ پابند شرع ہین - سوم یہانکے اصلی باشندے ہین - نہایت بدصورت اور عجیب
لوگ ہین - سر مین کنگھی تک نہین کرتے - ننگے پیر پڑے پھرتے ہین - بھوتون اور پریتون کو

---

† موجودہ کیفیت ان قبور کی جنمین سے ایک کے کتبے پر عربی کی عبارت اسوقت تک نمایان ہے ذیل کے مصنف نے بیان کی ہے

† J.F. G. Brumund: Bijdragen tot de Kennis van het Hindoeïsme op Java. Verhandelingen van het Bataviaasch Genootschap van Kunsten en Wetenschappen. XXXIII. p. 185.

Batavia. 1868.

پوجتے ہین - بدھ مذہب کی کتابون مین انکا ملک اُن ملکون مین شمار کیا جاتا ہے جنکو وہ
بھتنون کا ملک کہتے ہین" †

اب ہم اوس عہد کے قریب آن پہونچے ہین جسمین اسلامی سلطنت جزیرۂ جاوا مین کامل طور
سے قایم ہوگئی - یہ واقعہ اشاعت اسلام سے تقریبًا ایک صدی کے بعد ظہور مین آیا - اس امر کے
ثابت کرنے کے واسطے کہ اسلامی حکومت عربون کے تعصبانہ جوش کیوجہ سے قایم نہین ہوئی -
بلکہ صرف اُس انحراف†† کی وجہ سے ہوئی جسکے پیدا کرنیکے واسطے جاوا کے اصلی باشندے نہایت
سرگرم تھے ہمکو اس موقع پر تاریخی حالات تفصیلاً ضرور لکھنے ہونگے - جاوا کے باشندے
باوجودیکہ مشترکہ مذہب رکھنے کیوجہ سے نہایت قوی ہوگئے تھے تاہم اپنے ہمقوم کافرون سے
عنان حکومت چھیننے کے لیئے نہایت گرمجوشی سے متفق ہوگئے اور اس مقصد کو جہاد کی ترغیب
سے نہین بلکہ ایک ایسے شخص کو اشتعال دلا کر حاصل کیا جسکو تخت گیری کی از حد تمنا تھی اور جو
(شاہ مجاپاہت سے) ایک بدسلوکی کا سخت انتقام لینے کیواسطے بصد بیقراری آمادہ تھا -
ملکی کیفیت جاوا کی یہ تھی کہ††† وسط اور مشرق کے ممالک جو سب سے زیادہ دولتمند - کثرت سے
آباد اور بلحاظ تہذیب سب سے زیادہ ترقی یافتہ تھے وہ ہندو سلطنت مجاپاہت کے تسلط مین تھے -

---

† *Groeneveldt: Notes on the Malay archipelago.*
ib. pp. VII, 49-50.

†† *H. Kern: Over den invloed der Indische, arabische en Europeesche beschaving op de volken van den Indischen archipel. p. 21.*
Leiden. 1883.

††† *Veth: Java. II. pp. 186-198.*
Raffles: The History of Java. II. pp. 113-133.
London. 1817.

بالکل مغرب مین ریاست چیری بون اور چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستین تھین باقی جزیرہ معہ اُن علاقہ جات کے جو گوشہ مغرب پر تھے شاہ سجاجارن کے تحت مین تھا۔

شاہ مجاپاہت نے شہزادۂ چمپا کی لڑکی سے شادی کی تھی۔ چمپا ملک کمبوڈیا کی جو خلیج سیام کے مشرق مین واقع ہے ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ شہزادی کو شاہ مجاپاہت کی ایک حرم سے جس سے اوسکو بہت الفت تھی حسد اور کینہ پیدا ہوگیا۔ جب بادشاہ کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے اوس عورت کو اپنے بیٹے آریادام کے پاس جو سماٹرا مین مقام پالیم بینگ کا حاکم تھا روانہ کر دیا۔ یہان پہونچکر اُسکے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام رادن پاتا رکھا گیا۔ حاکم پالیم بینگ نے اسکو اپنے بچون کیطرح پرورش کیا آیندہ یہ معلوم ہوگا کہ اس لڑکے نے جوان ہوکر کسقدر سخت انتقام اوس بدسلوکی کا لیا ہے جو شاہ مجاپاہت نے اوسکی ماں کے ساتھ کی تھی۔ شہزادہ چمپا کی دوسری لڑکی کی شادی ایک عرب سے ہوئی تھی جو چمپا مین اسلام پر وعظ کہنے کیواسطے آیا تھا۔ اس سے شہزادی کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جو رادن رحمت کے نام سے مشہور ہوا۔ (جاوا کے لوگ اوسکے خاص ولی اللہ ہونے کی وجہ سے نہایت تکریم کرتے ہین) رادن رحمت کے باپ نے اوسکو نہایت غور اور محنت سے دینیات کی تعلیم دی۔ جب اوسکی عمر بیس برس کی ہوگئی تو والدین نے چند خطوط اور تحفہ دیکر اوسکو اُسکے خالو راجہ مجاپاہت کے پاس بھیجا۔ راستہ مین پالیم بینگ مین وہ مقیم ہوا اور آریادام کا دو مہینے تک مہمان رہا۔ رادن رحمت نے اُسکو قریب قریب مسلمان کر لیا۔ لیکن رعایا کے خوف سے جو اپنے قدیم مذہب مین پختہ تھی آریادام علانیہ اسلام قبول نکر سکا۔

پالیم بینگ سے چلکر رادن رحمت شہر گریسک مین آیا۔ ایک عرب داعی نے جسکا نام شیخ مولانا جمادی الکبرا تھا ایک نعرۂ پُرجوش سے کہ مشرقی جاوا کا ولی اللہ یہی ہے" اُسکا استقبال کیا۔ اور پیشین گوئی کی کہ کفر کے زوال مین اب دیر نہین ہے اُسکی جانفشانی کا اجر اسکو یہی ملیگا کہ خلق خدا دین برحق پر ایمان لاویگی۔ رادن رحمت جب مجاپاہت

مین پہونچا تو بادشاہ اور شہزادی اُس سے نہایت خاطر سے پیش آئی - بادشاہ نے اگرچہ خود اسلام قبول کرنیکا منشا ظاہر نہ کیا لیکن رادن رحمت سے اُسے ایسا اُنس ہو گیا کہ شہر امپل مین جو مشرقی ساحل پر شہر گریسیک سے کچھ جنوب مین واقع ہے اسکو تین ہزار خاندانونکا حاکم بنا دیا - مذہبی فرایض کے ادا کرنے کی اور اُن لوگون کے مسلمان کرنے کی جو اسلام پسند کرین عام اجازت دیدی - تھوڑے ہی عرصہ مین رادن رحمت نے اُن لوگونکو جنپر حاکم مقرر ہوا تھا کثرت سے مسلمان کر لیا -

اسطرح شہر امپل جزیرہ جاوا مین خاص دارالاسلام بنگیا - رادن رحمت کی شہرت جو نہایت محنت اور جانفشانی سے لوگونکو مسلمان کرنے مین مصروف تھا دور دور ہو گئی - ان خبرون کے سُننے سے ایک شخص مولانا اسحٰق نامی شہر امپل مین رادن رحمت کی اعانت کیواسطے آیا - حاکم امپل نے اسکو سلطنت بالم بنگن مین جو سرحد جاوا پر گوشہ مشرق پر واقع تھی - اسلام کی تعلیم کیواسطے تعینات کیا - مولانا اسحٰق نے یہان پہونچکر بادشاہ بالم بنگن کی بیٹی کو ایک سخت عارضہ سے نجات دی - احسانمند باپ نے اس سلوک کے عوض مین مولانا سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی - شہزادی نے نہایت شوق سے اسلام قبول کیا - بادشاہ نے یہ گوارا کیا کہ اسکو بھی مذہب کی تلقین کیجاوے - مولانا اسحٰق سے پہلے وہ یہ وعدہ کر چکا تھا کہ اگر شہزادی کو اُسکے علاج سے شفا ہوئی تو وہ خود بھی علانیہ مسلمان ہو جاویگا - لیکن جب مولانا نے بادشاہ کو ایفاے وعدہ کے لئے مجبور کرنا چاہا تو اوسنے مولانا کو اپنے ملک سے نکلوا دیا اور اوس بچے کے قتل کا حکم جو شہزادی کے ہان عنقریب پیدا ہونیوالا تھا پہلے ہی سے دیدیا - بچے کے پیدا ہوتے ہی شہزادی نے اُسے پوشیدہ شہر گریسیک مین ایک مالدار مسلمان بیوہ† کے پاس بھجوا دیا - اس نیک بی بی نے ماں کی طرح بچے کو پرورش کیا -

† باشندگان جاوا اس نیک بی بی کی اسوقت تک بڑی عزت کرتے ہین اور اُسکے مزار کی زیارت کیواسطے کثرت سے جاتے ہین

† See *Brumund. ib. p. 186.*

تعلیم و تربیت دی - جب اوسکی عمر بارہ[۱۲] برس کی ہوئی تو اسکو را دن رحمت کے سپرد کیا - را دن رحمت
نے جب اس لڑکے کے کل حالات معلوم کیئے تو اوسکا نام را دن پاکو رکھا - اور اپنی لڑکی سے
اوسکا نکاح کر دیا - مقام گری مین جو شہر گریسک سے جنوب مغرب مین ہے را دن پاکو نے
ایک مسجد تعمیر کی - یہان اوسنے ہزارہا آدمیونکو مسلمان کیا - لوگونمین اوسکا رسوخ ایسا بڑھگیا کہ جب
را دن رحمت کا انتقال ہوا تو شاہ مجاپاہت کو مجبوراً اوسے شہر امپل اور گریسک کا حاکم بنانا پڑا
سلطنت مجاپاہت کی بربادی کے پانچ برس بعد یعنی ۱۴۸۳ء مین را دن پاکو نے بھی انتقال کیا -
اس اثنا مین شہر گریسک مین دعاۃ اسلام کی کئی جماعتین مختلف مقامات پر روانہ کیگئین -
را دن رحمت کے دو لڑکے ساحل شمال مشرق پر مختلف مقامات مین سکونت پذیر ہوگئے -
ہزارہا بندگان خدا کو مسلمان کر کے ناموری حاصل کی - را دن رحمت نے بھی ایک داعی جسکا نام شیخ
خلیفہ حسین تھا جزیرہ مدورا مین بھیجا - خلیفہ حسین نے یہان پہونچکر بہت لوگونکو مسلمان کیا
اور ایک مسجد تعمیر کی -

مغربی علاقہ جات مین شیخ نور الدین ابراہیم بن مولانا اسرائیل جو بحر الجزایر مین بہت سی سیر و
سیاحت کے بعد مقام چری بون مین ۱۴۱۲ء مین سکونت پذیر ہوگئے تھے وہانکے باشندون کو
کثرت سے مسلمان کرتے رہے - ایک مبروص عورت کو اونکے علاج سے شفا ہوئی اسوجہ سے اونکو
بہت شہرت ہوئی اور ہزارہا آدمی اسلام پر ہدایت پانے کی غرض سے اونکے پاس آنے لگے - اوّل اوّل
قرب وجوار کے سردارون نے اس تحریک کی مخالفت کرنیکا ارادہ کیا - لیکن مخالفت کو بے سود سمجھکر
وہ بھی اوسی مجمع مین شامل ہوگئے اور اکثر نے اسلام قبول کر لیا -

اب ہم آریادامر حاکم پالم بینگ کا ذکر پھر چھیڑتے ہین - یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسنے
اپنے بچونکو اوسی مذہب کی تعلیم دی جسپر وہ خود رعایا کے خوف سے علانیہ ایمان نہ لا سکا تھا -

اوسنے رادن پاتا کو جسکی عمر اب بیس برس کی ہو گئی تھی اور اپنے بیٹے رادن حسین کو جو رادن پاتا سے دو برس چھوٹا تھا اور اُسکا دودھ شریک بھائی تھا جزیرۂ جاوا کو روانہ کیا۔ پالم بینگ سے روانہ ہو کر شہر گریسک مین اُترے۔ رادن پاتا نے اپنی قرابت کا خیال کر کے اور اُس بدسلوکی کو یاد کر کے جو اسکی ماکے ساتھ کیگئی تھی رادن حسین کے ہمراہ مجاپاہت جانیسے انکار کیا۔ اور امپل مین رادن رحمت کے پاس مقیم ہو گیا۔ رادن حسین شہر مجاپاہت کو روانہ ہوا۔ یہان اوسکی بڑی تعظیم کیگئی اور بحکم شاہی فوراً ایک علاقہ کا افسر ہو گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے اوسکو اپنے لشکر کا جرنیل مقرر کر دیا۔

اس اثنا مین رادن پاتا نے رادن رحمت کی پوتی سے شادی کر لی۔ اور مقام بنتارا مین جو نہایت مرطوب قطع مین شہر گریسک سے جانب غرب واقع تھا اور قدرتی طور پر دشمنون کی زد سے محفوظ تھا بود و باش اختیار کر لی۔ شاہ مجاپاہت نے جب یہ خبر سُنی تو رادن حسین کو اوسکے بھائی کے پاس یہ حکم دیکر روانہ کیا کہ رادن پاتا کو دارالسخلافہ مجاپاہت مین آنکر تخت شاہی کی اطاعت قبول کرنی چاہیئے۔ اور اگر ایسا کرنیسے انکار ہو تو بنتارا فوراً مسمار کر دیا جاوے۔

رادن حسین نے اپنے بھائی کو آکر سمجھایا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر دربار شاہی مین پہونچا۔ رادن پاتا کو دیکھتے ہی لوگون نے بادشاہ کی شباہت اوسکی صورت مین دریافت کر لی۔ دربار مین اوسکی تعظیم ہوئی اور بحکم شاہی وہ بنتارا کا حاکم مقرر کیا گیا۔

رادن پاتا شہر امپل کو واپس آیا۔ انتقام کی آگ اوسکے دلمین برابر سلگ رہی تھی اور اپنے باپ کی سلطنت کے تاخت و تاراج پر بدستور آمادہ تھا۔ امپل مین آکر رادن رحمت سے اوسنے تمام اپنے منصوبے بیان کیئے۔ رادن رحمت نے اس نوجوان کے غصے کو فرو کرنا چاہا اور اوسکو یہ بات جتائی کہ اوسکے باپ شاہ مجاپاہت نے کسقدر اوسپر الطاف و کرم ظاہر کیا ہے۔ علاوہ ازین کہ بادشاہ

بہت عادل اور ہر دل عزیز ہے مذہباً وہ اپنے باپ سے لڑائی نہین کرسکتا - اور نہ کوئی ایسی حرکت کرسکتا ہے جس سے اوسے ایذا پہونچے -

آیندہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ رادن پاتا پر اس بزرگ کی نصیحتونکا کچھ اثر نہین ہوا اور وہ بنتارا کو واپس چلا آیا - بنتارا باعتبار آبادی و دیگر امور کے نہایت جلد ترقی کر رہا تھا - اضلاع کے لوگ کثرت سے مسلمان ہوتے جاتے تھے - حاکم شہر نے ایک عالیشان مسجد تعمیر کرنے کی تدبیر کی - لیکن اوسکی تعمیر شروع ہونیکے تھوڑے ہی عرصہ بعد رادن رحمت کی سخت علالت کی خبر پہونچی - رادن پاتا فوراً شہر امپل کو روانہ ہوگیا - آتے ہی یہان اوسنے اُن بڑے بڑے دُعاۃ اسلام کو اوس بزرگ کے بستر مرگ کے گرد دیکھا جو اوسکو تمام عمر بدل اپنا سردار تسلیم کرتے رہے - ان دعاۃ مین رادن رحمت کے دو لڑکے تھے جنکا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین - رادن پاکو حاکم گرسی تھا اور پانچ اور بڑے بڑے داعی تھے - چند روز کے بعد رادن رحمت نے انتقال کیا - اور رادن پاتا کے منصوبونکا اب کوئی مزاحم باقی نرہا - رادن رحمت کے انتقال کے بعد یہ آٹھون دعاۃ اسلام بنتارا کو روانہ ہوئے - تعمیر مسجد + کے اختتام مین سب نے ملکر مدد کی اور شاہ مجاپاہت کے مقابلہ مین رادن پاتا کی امداد کیواسطے سب نے متفق ہوکر بحلف اقرار کیا - بجز رادن حسین کے جسنے معہ اپنے تمام ساتھیون کے اپنے آقا کی اطاعت سے منحرف ہونا قبول نہین کیا - اور اپنے ہم مذہب باغیونکی شرکت سے انکار کیا - باقی کل مسلمان سردار اس سازش مین شریک ہوگئے -

انجام کار لڑائی شروع ہوئی اور عرصۂ دراز تک رہی - اس لڑائی کے مفصل بیان کرنے کی ہم کوئی ضرورت نہین پاتے - مختصر یہ کہ ایک سخت لڑائی کے بعد جو سات روز تک رہی سلطنت مجاپاہت کو بالکل زوال ہوگیا - اور بجاے ہندوراج کے مشرقی جاوا مین اسلامی

+ یہ مسجد اسوقت تک موجود ہے - باشندگان جاوا اپنے جزیرے کے تمام تبرکات مین اوسکو سب سے افضل تسلیم کرتے ہین -

حکومت قایم ہوگئی - اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد راڈن حسین اپنے ہمراہیونکو لیکر ایک محفوظ مقام مین پناہ گزین ہوا - فاتح نے اوسکا محاصرہ کیا شکست دیکر راڈن رحمت کو گرفتار کیا اور شہر امپل مین لائے - راڈن پاتا اپنے بھائی سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آیا - اون لوگون مین سے اکثر جو ہندوراج کے اخیر دم تک خیرخواہ رہے تھے ۱۴۸۱ء مین جزیرہ بلی مین بھاگ کر چلے آئے - اس جزیرے مین - سیوا کی پرستش ابتک کثرت سے رائج ہے - بعض نے اونمین سے خاندان مجاپاہت کے شہزادونکی پیشوائی مین چھوٹی چھوٹی ریاستین قایم کرلین اور ہندو دارالسلطنت مجاپاہت کی بربادی کے بعد بھی کچھ عرصہ تک بت پرست رہے -

جاوا کے مشرقی حصون مین جب یہ معرکے ہورہے تھے تو دعاۃ اسلام مغرب مین اپنے کام سے غافل نہ تھے شیخ نورالدین ابراہیم نے جو مقام چیری بون مین سکونت پذیر ہوگئے تھے اپنے بیٹے حسن الدین کو علاقہ بانٹن مین جو بالکل غرب مین واقع ہے اور سلطنت پجاجارن کے تحت مین تھا اسلام کی تلقین کیواسطے روانہ کیا - مولانا حسن الدین کو یہان پھونچکر اپنے کام مین نہایت مقصدوری حاصل ہوئی - جن لوگون نے اونکی ہدایت سے اسلام قبول کیا اونمین سے آٹھ سو ایسے بت پرست عابد تھے جو تارک الدنیا ہوچکے تھے - جاوا کی تواریخ مین یہ امر خاص طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس نوجوان مہروار نے صرف اپنے خلق اور ہدایت سے لوگون کو مسلمان کیا - تلوار سے ہرگز کام نہین لیا - کچھ عرصہ کے بعد حسن الدین اپنے باپ کے ساتھ مکہ معظمہ حج کے واسطے روانہ ہوگیا - وہان سے واپس ہوکر مجاپاہت پر یورش کرنے مین راڈن پاتا کا مددگار رہا -

مغربی جاوا مین اسلام کی ترقی بہ نسبت مشرق کے زیادہ عرصہ مین ہوئی - بندگان اسلام مین اور سیوا کے پوجاریون مین سخت لڑائیان شروع ہوگئین - ہندو سلطنت پجاجارن کے زوال†

† Veth: Java II. p. 257, 270.

سے پہلے جو سولھوین صدی عیسوی کے وسط سے پیشتر نہین ہوا اسلام کو یہان کامل ترقی نہو سکی - جاوا کی تواریخ کے مطابق یہ حکومت مغربی ریاستون پر بھی فرمانروا تھی - سلطنت پجاجارن کے غارت ہونے کے بعد بھی چند چھوٹی چھوٹی بت پرست ریاستین زمانہ دراز† تک قایم رہین - بعض اونمین سے اسوقت تک موجود ہین - ان ریاستون مین سے ایک کے باشندون کے حالات جو بدُوِن کے نام سے مشہور ہین نہایت دلچسپ ہین - اصل مین یہ اُن لوگون کی نسل سے ہین جو قدیم مذہب کے پیرو تھے سلطنت پجاجارن کے زوال کے بعد وہ پہاڑون اور جنگلون مین بھاگ کر اس غرض سے پناہ گزین ہوئے تھے کہ اپنے قدیم مذہب پر بغیر کسی کی مزاحمت کے عمل کر سکین - جب انھون نے سلطان بانٹن کی اطاعت قبول کی تو اونکو اپنے مذہب پر قایم رہنے کی اجازت ملگئی - مگر اس شرط سے کہ وہ اپنے ہم مذہب بت پرستون کی تعداد کو ترقی نہ دین†† - یہ نہایت عجیب بات ہے کہ یہ لوگ ابتک اس عہد کی سختی سے پابندی کرتے ہین - باوجودیکہ ان مقامات پر مدت سے ڈچ کی حکومت ہے اور وہ اس قدیم عہد پر عمل کرنیکے فرض سے بالکل بری ہین - لیکن وہ اپنی تعداد کو چالیس خاندانون سے زیادہ ہرگز بڑھنے نہین دیتے - جب کبھی اونکی تعداد اس سے زیادہ ہوجاتی ہے تو ایک یا دو خاندان اپنی جاے سکونت سے علیحدہ ہوکر قریب کے کسی گانُون مین جہان مسلمان آباد ہوتے ہین بود و باش اختیار کر لیتے ہین†††-

† جزیرہ جاوا کے سفر مین ایک سیاح نے سنہ ۱۵۹۶ء مین تین بت پرست ریاستونکا ذکر کیا ہو اور لکھا ہو کہ بت پرست اونمین کثرت سے آباد تھی -

† G. K. Niemann: *Inleiding tot de kennis van den Islam.* p. 342.

†† Raffles ib. Vol. II. p. 132-3. London. 1817.

††† E. Metzger: *Die Baduwis auf Java.* Globus. XLIII. p. 279. Braunschweig. 1883.

اگرچہ مغربی جاوا مین بہ نسبت اور حصّون کے لوگون نے اسلام دیر مین قبول کیا لیکن چونکہ
بت پرستی نے اونکے دلون مین برخلاف وسط جزیرے کے باشندون کے زیادہ مضبوطی کے ساتھ
جڑ نہین پکڑی تھی اسلئے اسلام کو بہ نسبت اُن اضلاع کے جو سلاطین مجاپاہت کے تسلط مین آئے
یہان زیادہ کمال کے ساتھ کامیابی ہوئی۔ شرع ملک کا قانون ہے۔ عرب کی تہذیب
لوگون کے دلون مین اور ملک کی گورنمنٹ مین بالکل سرایت کرگئی ہے۔ یہ خیال ظاہر کیا گیا
ہے کہ اسوقت تک مغربی جاوا کے مسلمان جو دینیات پڑھتے ہین یا جو حج کراتے ہین وہ عموماً
رعایا مین سب سے زیادہ ہوشیار اور اقبالمند تصور کیئے جاتے ہین†۔

جزیرۂ جاوا کے بہت سے حصّونمین اسلام کی پابندی جیسی ہونی چاہیئے نہین ہوتی۔
بت پرستی کے بہت سے توہمات اور رسوم مسلمانون مین ابھی تک قایم ہین۔

اسی سلسلے مین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ حج مکّہ اشاعت اسلام کی تاریخ مین کسقدر
قابل وقعت چیز ہے۔ وہ صحبتین جو تمام دنیا کے مسلمانون کو ایک جگہہ جمع ہونیسے نصیب
ہوتی ہین اور وہ مذہبی تعلیم و تلقین جنسے ایام حج مین لوگ بہرہ مند ہوتے ہین۔ اون نقصونکو
جو استعداد دینی مین رہجاتے ہین رفع کردیتی ہین۔ مکہ معظمہ مین باشندگان مجمع الجزایر
کی ایک بڑی بستی آباد ہے۔ اس بلدۂ پاک مین بعض نے مستقل طور پر سکونت اختیار کرلی ہے اور

---

† De Mohammedaansche Geestelijkeid en de Geestelijke Goederen of Java en Madoera, door Mr. L. W. C. van den Berg. Tijdschrift voor Indische Taal- Land- en Volkenkunde. XXVII. pp. 35-6. Batavia. 1881.

بعض صرف علوم دینی کی تحصیل ختم کرنے تک وہان قیام پذیر رہتے ہین۔ یہ لوگ اپنے ہموطنون کے خیالات مذہب پر بڑا قابو رکھتے ہین۔ بہت سی وہ کثافتین جنھون نے باشندگان جزایر مین۔ رسوم بت پرستی کے رواج سے۔ اسلام کو آلودہ کر رکھا تھا انھون نے دور کر دی ہین۔ اس کام کو انھون نے بہ نسبت اُن ملکون کے جہان اسلام آٹھ یا نو صدی پیشتر سے رائج ہو چکا تھا زیادہ کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔ فی الحقیقت حج مکہ نے بہ نسبت ہندوستان یا ٹرکی کے † باشندگان مجمع الجزایر مین زیادہ عمدہ اثر پیدا کیا ††۔

علاوہ ازین کہ باشندگان میلے نے مکۂ معظمہ مین اپنی بستی قایم کر لی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انمین حاجیونکی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے۔ موجودہ صدی کے وسط تک گورنمنٹ ڈچ لوگون کے سفر حج اختیار کرنے کی مانع رہی۔ چنانچہ اوسنے یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ کوئی شخص بغیر اجازت حاصل کیے جو بعوض ایکسو دس فلورن (یعنی ایکسو دس روپیہ سے کچھ زیادہ) کے مل سکیگی حج کیواسطے روانہ نہین ہو سکتا۔ جو شخص اس حکم کے خلاف کریگا اوسکو دو گنی رقم واپسی پر بطور جرمانے کے ادا کرنی ہوگی †††۔ اس حکم کے جاری ہونے پر یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ ۱۸۵۲ء مین حاجیونکی تعداد صرف ستر رہگئی تھی ‡۔ لیکن اُسی سال جب یہ حکم منسوخ ہوا تو اونکا

---

† C. Snouck Hurgronje: Mekka. II. p. 348. (The Hague. 1889.)

†† id. ib. p. XV.

††† G. K. Niemann: Inleiding tot de Kennis van den Islam. pp. 406-7.

‡ W. F. Andriessen: De Islam in Nederlandsch Indië. (Vragen van den Dag. p. 227. Amsterdam. 1889.)

شمار بہت زیادہ ہوگیا۔ گذشتہ چند سال کی سرکاری کیفیتون مین جو زیادتی حاجیونکی تعداد کی دیکھنے مین آتی ہے اوسکا پیشتر کسی کو گمان تک نہین ہوسکتا تھا۔

سنہ ۱۸۷۴ء مین جو لوگ صرف جزیرہ جاوا سے حج کیواسطے گئے اونکی تعداد ان لوگون کے مجموعہ سے کہین زیادہ تھی جو بعد منسوخی حکم کے بحر الجزایر کی تمام ڈچ عملداریون سے چھ برس کے زمانہ مین حج کیواسطے روانہ ہوئے۔† فی زمانہ بھی جو اندازہ اونکی تعداد کا کیا جاتا ہے اوس سے کمی کا اندیشہ نہین پیدا ہوتا۔ سنہ ۱۸۷۴ء مین (۳۳۸۰۲) تینتیس ہزار آٹھ سو دو۔ اور سنہ ۱۸۸۶ء مین (۴۸۲۳۷) اڑتالیس ہزار دو سو سینتیس آدمی صرف جزیرہ جاوا سے حج کیواسطے روانہ ہوے۔ اس حساب سے بارہ برس کے عرصہ مین ۴۰ فیصدی کی زیادتی اونکے شمار مین ہوئی۔ اور جزیرون مین افزایش تعداد کا اوسط اس سے بھی زیادہ ہے۔ جزیرہ بورنیو اور سیلیبز مین چھیاسٹھ ۶۶ اور جزیرہ سماٹرا مین تراسی فیصدی کی زیادتی بارہ برس کے عرصے مین ہوئی۔‡ ذرایع سفر کی آسانی اس ترقی کا زیادہ تر باعث ہوئی ہے۔ لیکن ایک عیسائی مشنری نے لکھا ہے کہ اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حج کی وقعت کم تصور کیجاوے کیونکہ اس روز افزون ترقی تعداد نے اُن خوبیون مین جو حج کیوجہ سے حاجیون مین پیدا ہوتی ہین کسیطرح کی کمی نہین پیدا کی ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف اب اونمین بہت حاجی ایسے ہوتے ہین جو عقاید اسلام سے بہ نسبت سابق کے حاجیون کے زیادہ واقفیت رکھتے ہین۔"

---

† Report of Centenary Conference on the Protestant Missions of the World, held in London. 1888. Vol. I. p. 21.

‡ حاجیونکی تعداد سنہ ۱۸۵۲ء مین ۱۸۵۹ء تک بارہ ہزار نوسو پچیاسی تھی۔

Niemann-ib. p. 407.

معاملات مذہب کی ایسی تعجب خیز ترقی کے ساتھ ہی ہم اسلامی مدارس کی افزونی تعداد کا
ذکر کرتے ہین ۔ سنہ ۱۸۸۲ء ن جزیرہ جاوا مین دس ہزار نو سو تیرہ (۱۰۹۱۳) اسلامی مدارس تھے ۔ جنمین
ایک لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو سڑسٹھ طلبا دینیات پڑھتے تھے ۔ تین برس کے بعد
(یعنی سنہ ۱۸۸۵ء مین) اسلامی مدارس کی تعداد سولہ ہزار سات سو ساٹھ ہوگئی جنمین دو لاکھ پچپن
ہزار ایک سو ... تھے ۔ اس حساب سے اُنمین تین برس مین ۵۳ فیصدی کا اضافہ ہو گیا†۔
جب کر ... ہ شہرت ہوتی ہے تو مختلف مقامات سے طلبا تحصیل علم کیواسطے
اوسکے پاس کھ ... پے آتے ہین ۔ ایک دفعہ ایک بڑے عالم کے پاس جو کسی مدرسہ مین معلم
تھا چار سو طلبا اسطرح جمع ہو گئے††

ان حالات سے دریافت ہونیسے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجمع الجزایر ملے مین چند سال سے
اشاعت اسلام کیواسطے بڑی کوشش کیجارہی ہے ۔ وہ لوگ جو مکہ معظمہ سے واپس آتے ہین خواہ
دینیات کے معلم ہین خواہ سوداگر جہان بت پرستون سے سابقہ پڑا فوراً اسلام پر وعظ کہنا
شروع کر دیتے ہین ۔ اسیوجہ سے جاوا تمام جزایر مین اشاعت اسلام کا مرکز قرار پا گیا ہے ۔
دعاۃ اسلام کے کام مین آسانی زیادہ تر اسوجہ سے اور پیدا ہوگئی ہے کہ زبان ملے جو تمام
مسلمانون مین بولی جاتی ہے گورنمنٹ ڈچ کی قانونی زبان ہے ۔ چونکہ ڈچ کے ساتھ مسلمان

† id. ib.

†† De Mohamedaansche geestelijkeid en de geestelijke goederen op Java en Madoera, door Mr. L. W. C. van den Berg.
(Tijdschrift voor Indische Taal-, Land- en Volkenkunde. XXVII. p. 9. Batavia. 1881.)

بحیثیت اہلکار یا پولیٹیکل ایجنٹ یا محرر یا ترجمان یا سوداگر ہ ... ے ہین جاتے
ہین اسوجہ سے ہر جگہ اپنے مذہب کو رواج دینے کا موقع آ ... ہر شخص جسکو اپنے
کاروبار مین گورنمنٹ سے تعلق ہوتا ہے زبان سیکھنے سیکھنے ... سے اور یہ زبان
بغیر مسلمان ہوئے سیکھنی کم نصیب ہوتی ہے - ایسی صورت مین ہ ... ہر لوگ اسلام
پر ایمان لے آتے ہین - اور دور لوگ اونکی تقلید کرتے ہین† - او ... لے دیکھنے سے
ظاہر ہے کہ دین نبوی بت پرستی کا مجمع الجزا یہ سیکھنے سے بصد تیز ... ہے -

† J. Ha ... er Islam in seinem Einfluss auf Leben seiner Bekenner. p. 313. Leiden. 1883.

... باب خاتمہ ... پر